

5 بیرونی شعبہ

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے میں فاضل رقم آئی چنانچہ پاکستان کے بیرونی کھاتے کی صورت حال مستحکم ہوئی ہے۔ ترسیلات میں ریکارڈ اضافہ اور خدمات اور بنیادی آمدنی کے خساروں میں کمی اس کے اہم عوامل تھے جنہوں نے ایشیا کے بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے میں اضافے کی تلافی میں مدد دی۔ اہم مصنوعات کا برآمدی حجم خاصا بڑھنے کے باوجود برآمدی وصولیاں سال بسال 4.8 فیصد گر گئیں۔ دریں اثنا، درآمدات کا دباؤ بھی ظاہر ہونے لگا جبکہ معاشی سرگرمیوں کے دوبارہ کھلنے کے بعد ملکی صنعتی سرگرمیاں بحال ہوئیں اور اس لیے بھی کہ پاکستان کو بیرون ملک سے زرعی اجناس خاص طور پر گندم اور شکر کی معقول یکبارگی خریداری کرنی پڑی تاکہ رسدی پہلو کی دشواریاں دور کر کے ملکی نرخ مستحکم کیے جائیں۔ ان اجناس میں سے بیشتر کی بین الاقوامی قیمتیں بلند ہونے کے باعث درآمدی ادائیگیاں نمایاں رہیں۔ تاہم تیل کے عالمی نرخوں میں سال بسال معقول کمی نے توانائی کی درآمدی ادائیگیوں کو محدود رکھنے میں، اور غیر توانائی مصنوعات کی درآمدات سے اضافے کے دباؤ کا ازالہ کرنے میں مدد دی۔ ان حرکیات کی بنا پر اس عرصے کے دوران جاری کھاتہ بحیثیت مجموعی فاضل رہا۔ مزید برآں، کثیر طرفہ اور دو طرفہ بیرونی مالکاری دستیاب ہے، اس لیے اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ ذخائر 1.3 ارب ڈالر اضافے سے 13.4 ارب ڈالر تک جا پہنچے جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس کے پیشگی واجبات میں 1.2 ارب ڈالر کمی واقع ہوئی۔ اسی عرصے میں پاکستانی روپے کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے میں 5.1 فیصد بڑھی۔

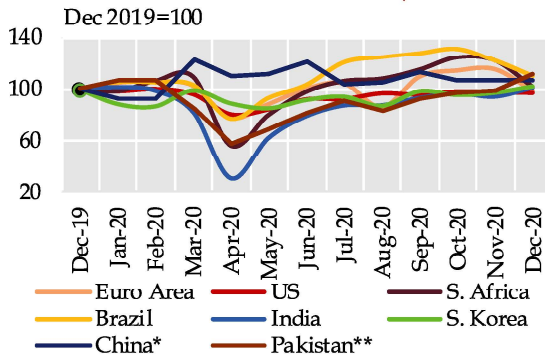
سرگرمی میں بحالی کو مہمیز دی، اور یہ یقینی بنایا کہ مالی منڈیاں سیال رہیں اور فرموں کو قرضے تک رسائی ملے (شکل 5.1)۔

زیر سطح کی یہ پیش رفت تجارت اور سرمائے کے بہاؤ کے چینلز کے ذریعے بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں کے بیرونی کھاتے کی پوزیشن میں بحیثیت مجموعی بہتری کا سبب بنی۔ اس عرصے میں ابھرتی ہوئی منڈیوں کے جاری کھاتے کی پوزیشن میں معقول

5.1 عالمی اقتصادی پیش رفت

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی معیشت میں بحالی کی چند علامات دیکھنے میں آئیں۔ تجارت کا عالمی حجم اب اس سطح سے اوپر ہے جو کورونا وائرس پھیلنے سے پہلے تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کورونا کی دوسری لہر کے دوران مالیاتی اور زری پالیسیوں میں مہمیز کے طور پر متعارف کرائے جانے والے اقدامات کے تسلسل نے صرف کے رجحانات کی معاونت کی، برآمدی نوعیت کی کئی معیشتوں میں صنعتی

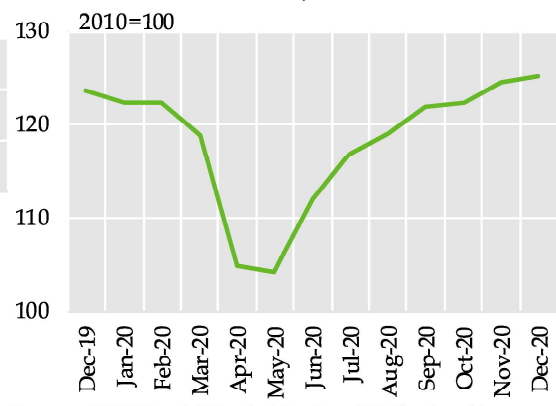
شکل 5.1 ب: اہم ملکوں میں صنعتی پیداوار میں رجحانات



*value added in 1990 prices **LSM index

Source: Haver Analytics, PBS & SBP calculations

شکل 5.1 الف: تجارت کا عالمی حجم بحال ہوا ہے

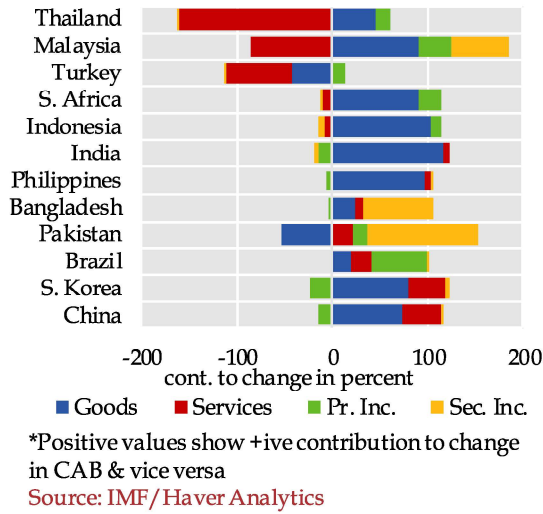


Source: CPB World Trade Monitor (Netherlands)

جبکہ ترقی یافتہ ملکوں میں پست شرح سود کی بنا پر سرمایہ کاروں کو ترغیب ہوئی کہ وہ یافت کی تلاش کے لیے ابھرتے ہوئے ملکوں کا رخ کریں۔

بہتری دیکھی گئی جو ان ملکوں میں ذر مبادلہ بفر میں اضافے کا سبب بنی اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں ان کی کرنسیوں کی قدر بڑھنے کا باعث بنی (شکل 5.2)۔

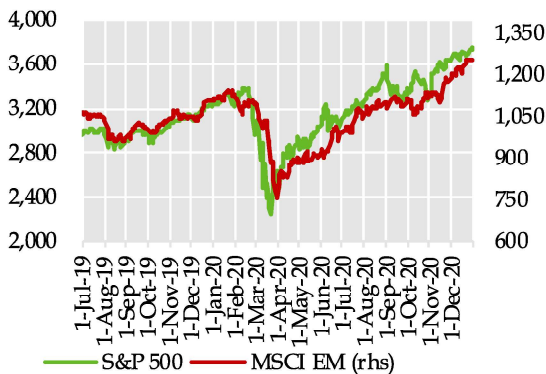
شکل 5.3: شش 1 م س 21ء میں جاری حسابات کے توازن میں سال بسال فرق میں حصہ



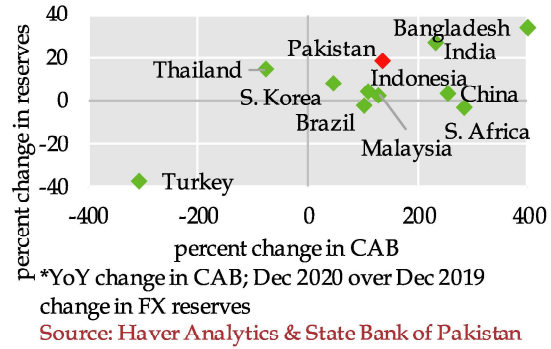
5.2 پاکستان کا بیرونی کھاتہ

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی سطح پر جاری کھاتے اور ذخائر کی پوزیشن میں بہتری سے متعلق عالمی رجحانات پاکستان کے بیرونی کھاتے میں بھی

شکل 5.4: ایکویٹی مارکیٹ کے اشارے



شکل 5.2: شش 1 م س 21ء میں ابھرتی ہوئی منڈیوں کے ذر مبادلہ ذخائر اور جاری حسابات کے توازن میں تبدیلی*



یہاں، جاری کھاتے میں اس بہتری کے ماخذوں کو جاننا اہم ہے۔ فضائی سفر پر عالمی پابندیوں نے ابھرتی ہوئی اکثر معیشتوں پر بحیثیت عمومی ایک مثبت اثر ڈالا کیونکہ خدمات کی ان کی درآمدات نمایاں طور پر کم ہوئی ہیں، جیسا کہ شکل 5.3 میں دکھایا گیا ہے (مسوائے ترکی اور تھائی لینڈ جیسے ملکوں کے، جن کا سیاحت پر خاصا انحصار ہے)۔ مزید برآں، ممکنہ طور پر فضائی سفر پر پابندیوں نے کارکنوں کی ترسیلات کے اُس اچھے خاصے جز کو باضابطہ بیہ کاری ذرائع سے ان ملکوں میں لانے میں اہم کردار ادا کیا ہو گا جو پہلے بے ضابطہ طریقوں سے ملک میں آیا کرتا تھا۔

دریں اثناء عالمی مالی منڈیاں خاصی سیال رہیں جس کا سبب تمام ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے مرکزی بینکوں سے ملنے والا معقول زری تعاون ہے۔ ایکویٹی کی عالمی منڈیاں مارچ 2020ء کی اپنی پست سطح سے بحال ہوئیں، اور سرمایہ کاروں کی خطرے کی طلب جون 2020ء تک اور اس کے بعد بحال ہوتی معلوم ہوئی کیونکہ یہ ممالک لاک ڈاؤن سے باہر نکلنا شروع ہوئے اور ویکسین کی تیاری اور بالآخر دستیاب ہونے میں تیزی سے پیش رفت دیکھی گئی (شکل 5.4)۔ امریکی ڈالر کا اشاریہ بھی کورونا کی وبا پھیلنے کے ابتدائی دنوں میں کچھ ابتدائی غمو کے بعد کمزور ہوا،

پاکستان نے جو زرعی اجناس درآمد کیں ان میں کپاس شامل تھی، برآمدی نوعیت کی ٹیکسٹائل صنعت اس کی طلب بڑھ گئی تھی کیونکہ کپاس کی ملکی پیداوار میں تیزی سے کمی آئی۔ ٹیکسٹائل کی ملکی صنعت بڑے خریداروں کے اُن آرڈرز کو پورا کرنے کے لیے کوشاں تھی جو تجارتی حریف ممالک پوری نہیں کر سکے تھے۔ تاہم بلند اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل مصنوعات کے ساتھ ساتھ سیمنٹ اور دیگر مصنوعات کے برآمدی حجم میں اس اضافے کا نتیجہ برآمدی وصولیوں میں متناسب اضافے کی صورت میں نہیں نکلا۔

بیرونی مالکاری کے پہلو سے سرکاری بیرونی قرض گیری خام اور خالص دونوں لحاظ سے نسبتاً پست رہی۔ جاری کھاتے میں فاضل رقم موجود تھی اور بیرونی مالکاری کی دستیابی کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 1.3 ارب ڈالر بڑھ کر 13.4 ارب ڈالر ہو گئے اور پاکستانی روپے کی قدر اس عرصے کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں 5.1 فیصد بڑھ گئی۔

جاری کھاتہ

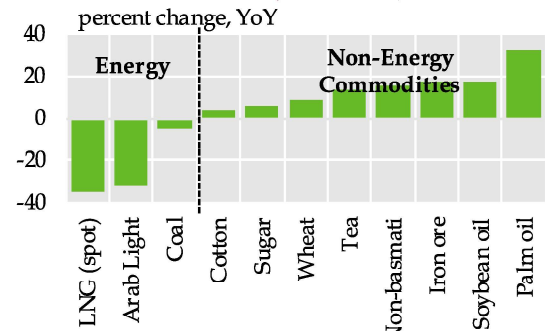
مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے میں تبدیلی آئی اور وہ 1.2 ارب ڈالر فاضل ہو گیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 3.4 ارب ڈالر خسارے میں تھا۔ اس مدت کے پہلے پانچ ماہ کے دوران فاضل رقم درج کی گئی (جدول 5.1)۔ امکان ہے کہ کورونا کی بنا پر فضائی سفر پر پابندیوں نے جاری کھاتے پر خاصا مثبت اثر ڈالا ہو گا، کیونکہ ان پابندیوں نے ترسیلات کا زرخ باضابطہ چینلز کی طرف کرنے میں اور خدمات کا تجارتی خسارہ بھی کم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہو گا۔ مزید سہارا جی 20 کے ڈی ایس ایس آئی اور شرح سود کے عالمی نشانیوں میں کمی سے ملا جس نے بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیاں کم کرنے میں مدد دی۔ جہاں تک تجارت کا سوال ہے تو برآمدی وصولیوں کا رجحان معکوس ہو گیا اور دوسری سہ ماہی سے آگے تک ان میں اضافہ ہونے لگا جبکہ تیل کی پست عالمی قیمتوں نے (سال بسال بنیاد پر) توانائی کی درآمدی ادائیگیوں کو محدود رکھنے میں مدد دی اور غیر توانائی کی بلند درآمدی ادائیگیوں کا جزوی ازالہ کر دیا۔

دیکھے جا رہے ہیں۔ گذشتہ سال جاری کھاتہ خسارے میں تھا، جبکہ رواں مالی سال کے پہلے چھ ماہ کے دوران فاضل رقم موجود ہے، بلکہ درحقیقت اس چھ ماہ میں سے پانچ ماہ کے عرصے کے دوران فاضل رقم موجود رہی۔

جاری کھاتے میں اس بہتری میں بنیادی کردار کارکنوں کی ترسیلات کا تھا جن کی رقم ریکارڈ بلندی تک جا پہنچی۔ مزید تعاون خدمات اور بنیادی آمدنی کے کھاتوں سے ملا جہاں کورونا سے منسلک فضائی سفر پر پابندیوں، جی 20 کے ڈی ایس ایس آئی اور عالمی سطح پر پست شرح سود، ان تمام نے معاونت کی۔

ان ذرائع سے زرمبادلہ کی خالص آمدنی خاصی اہم تھی کیونکہ انہوں نے چھ ماہ کے دوران تجارتی ادائیگیوں میں بڑھتے ہوئے فرق کا ازالہ کیا۔ مالی سال کے آغاز ہی سے درآمدات کا دباؤ نمایاں رہا تھا جو سازگار ملکی پالیسیوں کے اثرات کی جزوی عکاسی کرتا ہے جس نے صنعتی سرگرمیوں کی معقول بحالی میں، اور نتیجتاً صنعت کی طرف سے درآمدی خام مال کی طلب میں اپنا حصہ ڈالا۔ اہم زرعی اجناس کی رسدی نوعیت کی قلت نے درآمدی دباؤ بڑھانے میں کردار ادا کیا (سکشن 5.4)۔ غیر توانائی شعبے کی اکثر اجناس جو پاکستان درآمد کرتا ہے، کی بین الاقوامی قیمتیں، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں بلند تھیں۔ تاہم درآمدی ادائیگیاں بحیثیت مجموعی مستحکم رہیں جس کی وجہ توانائی کی اہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں (سال بسال) خاصی کمی واقع ہونا تھی جس سے توانائی کی درآمدی ادائیگیاں کافی سکڑ گئیں اور اس عرصے میں غیر توانائی درآمدات کی ادائیگیوں میں اضافے کا ازالہ ہو گیا (شکل 5.5)۔

شکل 5.5: سش 1 م س 21ء میں اہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمو



Source: World Bank and Bloomberg

جدول 5.1: پاکستان کا توازن ادائیگی

ملین امریکی ڈالر

مطلق فرق	شش 1 م س 21ء	شش 1 م س 20ء	مطلق فرق	سہ 2 م س 21ء	سہ 2 م س 20ء	
4,694	1,247	-3,447	2,110	382	-1,728	جاری حسابات کا توازن
-480	-11,386	-10,906	-478	-6,103	-5,625	ایشیا کا تجارتی توازن
-593	11,815	12,408	47	6,461	6,414	برآمدات
-113	23,201	23,314	525	12,564	12,039	درآمدات
-1,082	4,283	5,365	-242	2,206	2,449	جس میں سے توانائی کی درآمدات
969	18,918	17,949	767	10,358	9,591	غیر توانائی درآمدات
1,126	-989	-2,070	481	-411	-892	خدمات کا توازن
390	-2,673	-3,063	510	-1,184	-1,694	بنیادی آمدنی کا توازن
-437	1,290	1,727	-238	644	882	جس میں سودی ادائیگیاں
2,832	14,203	11,371	1,141	7,060	5,919	کارکنوں کی ترسیلات
-6,836	-309	-7,145	-3,671	-1,163	-4,834	مالی کھاتے کا توازن
-493	880	1,373	-405	422	827	براہ راست سرمایہ کاری کی آمد
-905	-435	470	-416	-290	126	جزدانی سرمایہ کاری کی آمد
1,386	1,573	187	343	467	316	زیرمبادلہ کے بیرون ملک اثاثوں میں اضافہ
-3,836	1,500	5,336	-2,719	1,480	4,199	زیرمبادلہ قرضوں کی آمد (خالص)
-1,317	3,042	4,359	-1,641	1,620	3,261	جس میں سے عمومی سرکاری
-433	-931	-498	570	69	-501	اسٹیٹ بینک
-330	-621	-291	-125	21	146	بینک
*1,283	13,415	11,336	*1,262	13,415	11,336	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت)
*1,164	-4,610	-4,212	*1,164	-4,610	-4,212	اسٹیٹ بینک کے بینکنگ واجبات (آخر مدت)
-	5.1	3.3	-	3.7	1.0	روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-) فیصد

* ذخائر اور بینکنگ واجبات میں اس عرصے (اکتوبر تا دسمبر برائے سہ 2، جولائی تا دسمبر برائے شش 1) کے دوران تبدیلی

نوٹ: مالی کھاتے کی رقم کے ساتھ منفی علامت کا مطلب پاکستان میں زیرمبادلہ کی آمد ہے، مثبت علامت کا مطلب زیرمبادلہ کا اخراج ہے۔ مالی کھاتے کے توازن میں تبدیلی کے ساتھ منفی علامت کا مطلب پاکستان میں سال بسال بنیاد پر زیرمبادلہ کی خالص رقم کی پست آمد ہے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

کارکنوں کی ترسیلات

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات 24.9 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ 14.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلندی تک جا پہنچیں۔ تمام بڑے میزبان ملکوں، خاص طور پر ترقی یافتہ ملکوں سے رقوم کی آمد میں اضافہ ہوا، جیسا کہ جدول 5.2 میں دکھایا گیا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء میں بھی یہ بات اجاگر کی گئی تھی کہ کورونا کی وبا پھیلنے کے بعد سرحد پار فضائی سفر پر پابندیوں نے ان رقوم کی باضابطہ ذرائع سے پاکستان آمد میں مدد دی۔ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بھی عالمی سطح پر فضائی سفر 2019ء کی قابل موازنہ سطح سے بہت کم رہا چنانچہ

جدول 5.2: کارکنوں کی ترسیلات جولائی تا دسمبر، لحاظ رابداری

ملین امریکی ڈالر

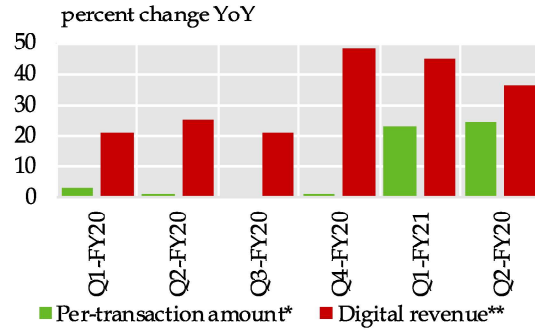
مطلق فرق	م 21ء	م 20ء	
387.7	1,204.5	816.8	امریکہ
639.7	1,877.1	1,237.4	برطانیہ
1,061.1	8,528.6	7,467.4	خلیج تعاون کونسل
780.9	3,955.2	3,174.2	سعودی عرب
179.4	2,956.1	2,776.6	عرب امارات
100.8	1,617.3	1,516.6	خلیج تعاون کونسل کے سوا
373.6	1,269.9	896.3	یورپ*
368.8	1,323.0	954.2	دیگر
2,830.9	14,203.1	11,372.2	مجموعہ

* دس یورپی ممالک

ماخذ: بینک دولت پاکستان

در حقیقت، رقوم منتقل کرنے والے بڑے عالمی اداروں مثلاً ویسٹرن یونین اور منی گرام کے دفاتر لاک ڈاؤن کے دوران چونکہ بند رہے چنانچہ انہوں نے اپنی ڈیجیٹل سروسز کی استعداد میں اضافہ کیا تاکہ بیرون ملک مقیم باشندے اپنے ملکوں کو ترسیلات سہولت کے ساتھ بھجوا سکیں۔ ڈیجیٹائزیشن کی ان کوششوں کے نتیجے میں ان ایم ٹی اوز کے صارف تاصارف (سی ٹی اوز) مجموعی لین دین میں ڈیجیٹل لین دین کا تناسب تیزی سے بڑھ گیا ہے (شکل 5.6)۔ مزید برآں، نیز، ویسٹرن یونین نے بتایا کہ فی لین دین رقم میں اضافے سے بھی مطلع کیا ہے جس سے ان منقولی شواہد کی تصدیق ہوتی ہے کہ تارکین وطن اپنے گھر والوں کو پہلے سے زیادہ رقم بھجوا رہے ہیں تاکہ کورونا سے منسلک دشوار معاشی حالات کا بخوبی سامنا کرنے کے قابل بنا سکیں (شکل 5.6)۔¹

شکل 5.6: ویسٹرن یونین کے ڈیجیٹل لین دین اور آمدنی میں نمو



*for cross-border transactions **including from website & mobile application (own & third party)
Source: Western Union earnings release statements

پاکستان میں بھی بینکوں کو ترغیب دی جا رہی ہے کہ وہ پاکستان ریپی ٹینس انی شی ایٹو (پی آر آئی) کے تحت ترسیلات بھجوانے میں تارکین وطن کی سہولت کے لیے ڈیجیٹل مصنوعات متعارف کرائیں۔² ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ کورونا کی وبا پھیلنے کے

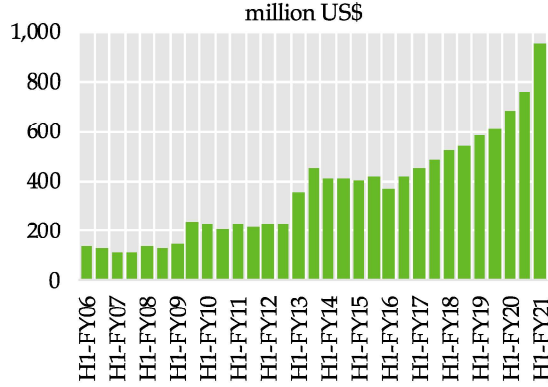
یہ ممکن ہے کہ تارکین وطن نے اپنے گھرانوں کو رقوم بھجوانے کے لیے بینک ذرائع استعمال کیے۔ پاکستان میں حکومت اور اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات جن کا مقصد باضابطہ ذرائع سے رقوم کی آمد کی ترغیب دینا تھا، کے ساتھ ساتھ بازار مبادلہ کی پرسکون صورت حال نے بھی ترسیلات کی نمو میں حصہ لیا۔

مزید برآں، میزبان ملکوں (خصوصاً ترقی یافتہ ملکوں) میں بیروزگاری کے فوائد، کرایہ اور قرضوں کے التواء، اور براہ راست نقد رقوم کی فراہمی جیسے معاون پالیسی اقدامات کے تسلسل نے تارکین وطن کو زائد رقوم اپنے وطن بھجوانے میں مدد دی۔ نیز، رقوم کی ترسیل کے عالمی اداروں (ایم ٹی او) اور حکومتوں کی طرف سے تارکین کو رقوم کی ترسیلات کے لیے ڈیجیٹل ذرائع اپنانے کی ترغیب نے بھی بینکاری ذرائع سے آنے والی رقوم بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

¹ رقم منتقل کرنے کے ایک اور بڑے ادارے منی گرام سے ایسا کوئی تفصیلی ڈیٹا فوری طور پر دستیاب نہیں ہو سکا کہ فی لین دین رقم اور ڈیجیٹل رقم کا موازنہ کیا جاسکے۔

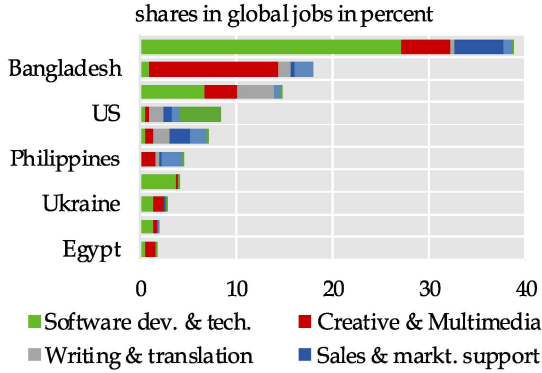
² پی آر آئی نے ایم وائلٹ کے ذریعے ترسیلات ملک میں لانے کے لیے ایک اسکیم 2017ء میں شروع کی تھی جس میں ایم وائلٹ میں موصول ہر ڈالر (یا اس کے مساوی رقم) پر موبائل فون کا ایئر ٹائم دیا گیا۔ اسکیم کے تحت فائدہ جنوری 2019ء میں بڑھا کر، ہر موصولہ ڈالر پر 2 روپے کر دیا گیا۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 10.5 اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء۔

شکل 5.7 الف: پاکستان کی آئی سی ٹی کی خدمات کی برآمدات



Source: State Bank of Pakistan

شکل 5.7 ب: آئی سی ٹی کی ملازمتوں میں سرفہرست 10 ممالک



Source: Oxford Internet Institute *As of Feb 2021

مقاصد کے لیے ٹیکوں اور مبادلہ کمپنیوں سے زر مبادلہ کی خریداری شامل ہے۔ چونکہ بین الاقوامی سفر میں کمی واقع ہوئی اس لیے غیر ملکی لین دین کے لیے کریڈٹ کارڈ کا استعمال بھی، جسے سفری خدمات کی درآمد کے طور پر درج کیا جاتا ہے، کم ہو گیا اور خدمات کی درآمدات میں کمی کا باعث بنا۔

جہاں تک برآمدی پہلو کا تعلق ہے تو کورونا کی وبا کے بعد ٹیکنالوجی کی خدمات کی عالمی طلب بڑھنے کا پاکستان کی آئی سی ٹی کمپنیوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ ان آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال 40.2 فیصد نمو سے تقریباً 1.0 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جو اب تک کی بلند ترین سطح ہے (شکل 5.7 الف)۔ آئی سی ٹی خدمات میں پیشتر نموسافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر خدمات کے زمرے میں ہوئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستانی کارکن، بشمول فری لانسرز، ان خصوصی ملازمتوں کی عالمی معیشت کے ساتھ پہلے ہی عہدگی سے منسلک ہیں، بلکہ پیشتر مشہور و معروف ویب پلیٹ فارمز پر کنٹریکٹ ملازمتوں پر کام کرنے والے فری لانسرز کی تعداد کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے (شکل 5.7 ب)۔⁴ چنانچہ اس

بعد سے بین الاقوامی ترسیلات کی پاکستان آمد بذریعہ برانچ لیس بینکاری (ایم والٹ) حجم اور مالیت کے لحاظ سے خاصی بڑھی ہیں۔³

خدمات کا کھاتہ

خدمات کے کھاتے کا خسارہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 54.4 فیصد سال بسال سکڑ کر تقریباً 1.0 ارب ڈالر ہو گیا۔ اس بہتری کا معقول حصہ درآمدات میں 24.2 فیصد کمی سے آیا اگرچہ برآمدات میں بھی 2.9 فیصد کمی کی ہوئی۔

کورونا کی وجہ سے فضائی سفر پر پابندیوں سے جو شعبے براہ راست متاثر ہوئے درآمدات میں سکڑاؤ ان شعبوں میں مرکوز رہا۔ خدمات کے مجموعی کھاتے میں بہتری کا سبب بننے والا واحد عامل یہ تھا کہ پاکستان میں مقیم افراد کی طرف سے غیر ملکی فضائی کمپنیوں کے ٹکٹوں کی خریداری میں نمایاں کمی آئی، جسے فضائی ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمد کے طور پر درج کیا گیا (جدول 5.3)۔ اسی سے منسلک بات یہ ہے کہ اس بہتری کا دوسرا سب سے بڑا ماخذ سفری خدمات کی درآمد میں 28.1 فیصد کمی ہے۔ اس زمرے میں پاکستان میں مقیم افراد کی جانب سے سفری

³ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں ترسیلات کی بذریعہ ایم والٹ پاکستان آمد کی مالیت 5.5 ملین ڈالر تھی جو مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 29.9 ملین ڈالر ہو گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایم والٹ سے یہ لین دین ڈیجیٹل ذرائع سے ہونے والے مجموعی لین دین کا ایک چھوٹا سا جزو ہے، آن لائن ایسے سی ایچ بینک ٹرانسفر، ایم ٹی او کی اپنی ویب سائٹس اور موبائل ایپس کے ذریعے قوم کی منتقلی اس کے علاوہ ہے۔

⁴ ماخذ: Otto Kässi, Vili Lehdonvirta آن لائن لیبر انڈیکس: پالیسی اور تحقیق، ٹیکنالوجیکل جوش گوئی اور سماجی رد و بدل کی غرض سے آن لائن ملازمتوں کی معیشت کی پیمائش، جلد 137، 2018ء۔ یہ ڈیٹا سیٹ انگریزی زبان کے پانچ بڑے آن لائن فری لانس پلیٹ فارموں (upwork.com، Peopleperhour.com، Freelancer.com، Guru.com اور Mturk.com) پر درج شدہ تمام پروجیکٹ یا ٹاسک پر تحقیقی کام کرتا ہے۔ سرید تفصیل کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 19ء کا خصوصی سیکشن (2)۔

عرصے کے دوران آئی سی ٹی خدمات کی عالمی طلب میں اضافے سے ملک کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔⁵

جدول 5.3: خدمات کے توازن کی تفصیلات جولائی تا دسمبر * ملین امریکی ڈالر

م 20ء	م 21ء	فرق **
1,313	-955	358
-291	47	338
-961	-912	49
-497	-167	333
487	681	194
684	959	275
197	278	81
-747	-503	244
-2,070	-944	1,126

* منفی توازن کا مطلب خسارہ اور مثبت علامت کا مطلب فاضل رقم ہے
** مثبت علامت سال بسال بہتری، اور برعکس صورت حال برعکس کو ظاہر کرتی ہے

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیاں، اور اس کے ساتھ ساتھ توانائی کی فرموں کی جانب سے منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی مسلسل گر رہی تھی تاہم پہلی سہ ماہی میں غیر توانائی فرموں کی جانب سے نسبتاً زائد واپسی سے اس کا ازالہ ہو گیا تھا۔ تاہم دوسری سہ ماہی میں غیر توانائی فرموں کی جانب سے منافع کی واپسی بھی گر گئی جس کے بعد توانائی کی فرموں کی جانب سے پہلے ہی کم واپسی دوچند ہو گئی۔ بنیادی آمدنی کھاتے میں ہونے والی چند تبدیلیوں کے پیچھے بعض اہم عوامل موجود تھے، جن پر یہاں بحث کی جائے گی۔

تیل کے پست نرخ: تیل کے عالمی نرخوں میں تیزی سے کمی نے، جو مارچ 2020ء میں شروع ہوئی تھی، عالمی سطح پر توانائی کے شعبے کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور اس کے نتیجے میں کئی ادارے دیوالیہ ہوئے اور کئی میں سیکائی عمل میں آئی کیونکہ آمدنیاں متاثر ہوئیں اور نئی سرمایہ کاری کو ملتوی کیا گیا۔⁶ پاکستان میں بھی تیل و گیس کے شعبے میں نئی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری گزشتہ سال کی نسبت گری ہے (سکشن 5.3)، جبکہ پست نفع یابی نے اس شعبے کے منافع کی واپسی کو ماند کر دیا ہے (شکل 5.8)۔⁷ اس شعبے کی جانب سے پست واپسی نے غذا اور ٹیلی مواصلات جیسے شعبوں کی فرموں کی جانب سے زائد واپسی کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔

وبا پھیلنے کے بعد صارف کی طلب میں رد و بدل: جب کورونا کی وبا پھیلنے کے بعد گھروں سے کام کرنا اور فاصلاتی تعلیم ایک معمول بن گیا تو ٹیلی مواصلات کی خدمات کا استعمال خاصا بڑھ گیا، خصوصاً ڈیٹا سروسز۔⁸ چنانچہ اس شعبے کی آمدنی میں اضافہ

بنیادی آمدنی

بنیادی آمدنی کا خسارہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سال بسال 12.7 فیصد کم ہو کر 2.7 ارب ڈالر رہ گیا، اور یہ ساری کمی دوسری سہ ماہی میں ہوئی۔

⁵ اگرچہ فری لانس خدمات کے شعبے میں پاکستان کی درجہ بندی حوصلہ افزا ہے، تاہم 'بزنس پرائسز آؤٹ سورسنگ' (بی پی او) ملک کے طور پر پاکستان کی اہمیت گزشتہ تین سال میں خاصی تیزی سے گری ہے (ماخذ: AT Kearney Global Services Location Index 2019) چونکہ 'بی پی او' سروسز کی برآمدات سے ملنے والا زبرد مبادلہ فری لانسنگ کی نسبت زیادہ ہوتا ہے، اس لیے ان سروسز کے فروغ کی ضرورت ہے۔ نیز، 'بی پی او' سروسز دینے والی فرموں کو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری ملنے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

⁶ شمالی امریکہ کے خطے میں توانائی کے شعبے سے متعلق دیوالیہ کے اندراجات پر نظر رکھنے والی ایک قانونی فرم کے مطابق 2020ء کے دوران تیل و گیس کی 46 فرموں نے (دسمبر 18ء تک) پیپرٹ 11 کے دیوالیہ پن کی درخواست دائر کی۔ یہ تعداد 2019ء کی 42 سے زائد ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ 2020ء میں دیوالیہ پن کی درخواست دینے والی بیشتر فرمیں بڑے حجم کی مالک ہیں۔ ان کے مجموعی قرضے کی مالیت 53.1 ارب ڈالر ہے جو کہ 2019ء میں دیوالیہ پن کی درخواست دینے والی فرموں کے واجب الادا قرضے 25.8 ارب ڈالر کے دگنے سے بھی زائد ہے۔ ماخذ: آئل پیچ ٹیکنیکل پبلیکیشن، ہیئز اینڈ یون ایل ایل پی۔

⁷ پاکستان میں تلاش اور پیداوار کی بڑی کمپنیوں مثلاً پی او ایل پاکستان لمیٹڈ اور اوجی ڈی سی ایل، کمالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں منافع بعد از ٹیکس پالتر تیب 22.4 فیصد اور 20.5 فیصد سال بسال گر (ماخذ: کمپنی کے مالی کوشاوارے)۔

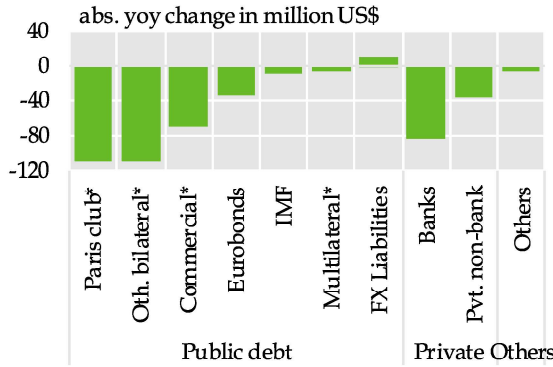
⁸ پورے مالی سال 20ء میں (جس کا تازہ ترین ڈیٹا دستیاب ہے) پاکستان میں ڈیٹا کا استعمال 77 فیصد اضافے سے 4498 بیٹا بائٹ ہو گیا۔ متعلقہ ضابطہ ساز ادارے نے استعمال میں اس اضافے کو کم از کم جزوی طور پر فاصلاتی ملازمت اور تعلیم کے رجحان سے منسلک کیا ہے جو کورونا کی وبا پھیلنے کے بعد ضروری ہو گئی (ماخذ: بی پی ایے سالانہ رپورٹ مالی سال 20ء)۔

کلب کے قرض دہندگان (creditors) کو پاکستان کی اکثر سودی ادائیگیاں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران آئیں، جس کے بعد دیگر دو طرفہ اور تجارتی قرض دہندگان کو ادائیگیاں ہونا تھیں (شکل 5.9)۔

مالی کھاتہ¹⁰

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی کھاتے میں خالص بنیاد پر 309 ملین ڈالر کی واجبی رقم آئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں کہیں زیادہ 7.1 ارب ڈالر

شکل 5.9: شش 1 م س 21ء میں سودی ادائیگیوں میں ردوبدل

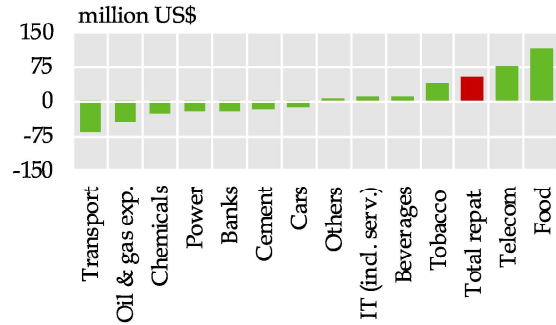


*incl. PSEs, & both short- and long-term debt serv.

Source: State Bank of Pakistan

آئے تھے۔ تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی سہ ماہی میں زر مبادلہ کا خالص اخراج ہوا تھا جس کی پوری تلافی کرتے ہوئے سال کی دوسری سہ ماہی میں خالص رقم آئی (شکل 5.10)۔

شکل 5.8: جولائی تا دسمبر م س 21ء کے دوران منافع کی واپسی میں شعبہ وار تبدیلی



Source: State Bank of Pakistan

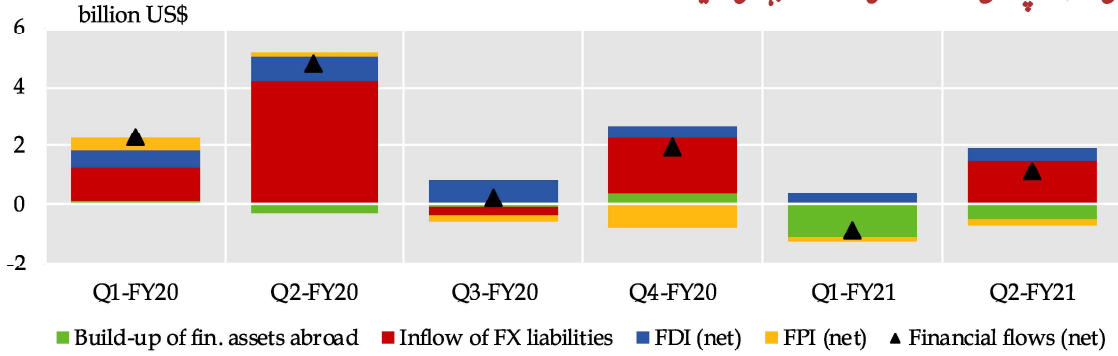
بھی منافع کی دائد واپسی کا سبب بنا ہے۔ اسی طرح، عارضی صارفی مصنوعات کے معاملے میں غذائی اشیاء، کاغذی مصنوعات، اور صفائی ستھرائی کے سازوسامان کی فروخت عمومی طور پر بڑھ گئی جس نے کارپوریٹ آمدنی بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالا۔ چونکہ پاکستان میں ٹیلی مواصلات اداروں اور عارضی صارفی مصنوعات کے بیشتر اداروں پر کثیر ملکی کمپنیاں حاوی ہیں لہذا ان شعبوں سے نسبتاً زائد منافع واپس گیا۔

ڈی ایس ایس آئی کے تحت قرضہ میں سہولت اور عالمی شرح ہائے سود میں کمی مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی سودی ادائیگیاں 25.3 فیصد سال بسال کمی سے 1.3 ارب ڈالر تک آگئیں۔ جی 20 ملکوں کے ڈی ایس ایس آئی کے تحت (نامیہ لحاظ سے) سب سے بڑے استفادہ کنندہ کے طور پر پاکستان دو طرفہ سرکاری قرضے کے سود اور اصل رقم دونوں کی اس ادائیگی کے التوا کا اہل ہے جو مئی 2020ء اور جون 2021ء کے درمیان واجب الادا تھیں۔⁹ اس کے ساتھ ساتھ شرح سود کے عالمی نشانے میں معقول کمی نے بھی چھ ماہ عرصے کے دوران سودی ادائیگیاں کم کر دیں۔ ماخذ کے لحاظ سے تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیرس

⁹ اکتوبر 2020ء کے آئی ایم ایف-ڈبلیو بی جی اسٹاف نوٹ کے مطابق جس کا عنوان ”Implementation and Extension of the Debt Service Suspension Initiative“ ہے، دو طرفہ سرکاری قرض دہندگان نے وعدہ کیا تھا کہ ”یکم مئی اور 31 دسمبر 2020ء کے درمیان واجب الادا تمام بنیادی رقم اور سود کی ادائیگیاں معطل کر دی جائیں گی۔“ اس اقدام کا دائرہ کار بعد میں وسیع کر دیا گیا اور اہلیت پر پورا اترنے والے ملکوں کے قرضے کی ادائیگی جون 2021ء تک ملتوی کر دی گئی (ماخذ: <https://www.worldbank.org/en/topic/debt/brief/covid-19-debt-service-suspension-initiative>)

¹⁰ آئی ایم ایف کے توازن ادائیگی کے مینوئل 6 کونشن کے مطابق رپورٹنگ کرنے والے ملک (موجودہ معاملے میں پاکستان) میں زر مبادلہ رقوم کی آمد کو منفی علامت سے ظاہر کیا جاتا ہے، جبکہ رپورٹنگ کرنے والے ملک سے زر مبادلہ رقوم کے اخراج کو مثبت علامت سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

شکل 10.5: پاکستان آنے والے مالی کھاتے کے بہاؤ کی تفصیلات*



*Signs are reversed from BPM6 convention. Positive values here indicate FX inflow and negative values show FX outflow from Pakistan

Source: State Bank of Pakistan

بہر میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی سے بھی خاصی بڑی تھی۔ تنخیف ترقی یافتہ ملکوں میں ہوئی جبکہ ترقی پذیر ممالک مجموعی طور پر کم متاثر ہوئے۔ گرین فیلڈ سرمایہ کاریاں متاثر ہوئیں، اس کی بنیادی وجہ کو رونا کمیسر کی دنیا بھر میں رفتار، لاک ڈاؤن کے خطرے، کورونا سے متعلق حکومتی معاونت کے پیمانے اور کار گزاری، اور ویکسین کے پروگرام کے آغاز کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت تھی۔ نیز، کثیر ملکی اداروں نے بھی اپنی نئی ایکویٹی سرمایہ کاری کم کر دی، جبکہ سرپرست فرموں نے اپنی بیلنس شیٹ مستحکم بنانے کے لیے منسلک اداروں سے اپنے داخلی قرضے واپس لے لیے۔¹³

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی خالص رقم سال بسال 35.9 فیصد کم ہو گئی (جدول 5.4)، اکثر شعبوں میں رقم کی خالص آمد گر گئی۔ سرمایہ کاری کی مجموعی رقم اگرچہ گزشتہ سال سے معمولی سی کم تھی، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی خالص رقم میں اصل کی اس عرصے کے دوران مجموعی اخراج میں تیزی سے ہونے والے اضافے کی بنا پر ہوئی۔ زائد اخراج

پہلی سہ ماہی کے دوران رقم کے بڑے اخراج کا بنیادی سبب بیرون ملک کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ اثاثوں میں اضافہ ہونا تھا۔¹¹ اثاثوں میں اضافے کا جزوی سبب یہ تھا کہ بیرون ملک جاری کھاتے میں خالص وصولیاں جمع ہوئیں جو ترسیلات زر کے ذریعے زرمبادلہ کی بھاری آمد، تجارتی قرضے بڑھنے، اور درآمدی ادائیگیوں کے دھیمے رہنے کا نتیجہ تھیں۔¹²

دوسری سہ ماہی میں بھی یہ رجحان برقرار رہا، البتہ معتدل سطح پر۔ بیرون ملک بینک اثاثوں میں اضافہ پہلی سہ ماہی کی سطح سے نصف رہ گیا، جس کا بنیادی سبب جاری کھاتے کی فاضل رقم کے حجم میں کمی تھی۔ اسی کے ساتھ ساتھ حکومت کو پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں قرضوں کی زیادہ رقم موصول ہوئیں جس نے دوسری سہ ماہی میں مجموعی طور پر مالی رقم کی نسبتاً بلند آمد میں حصہ لیا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

بیرونی براہ راست عالمی سرمایہ کاری 2020ء میں تقریباً 42 فیصد کی تیز رفتار کمی کا شکار ہوئی۔ درست پس منظر میں دیکھا جائے تو یہ کمی عالمی مالی بحران کے دوران دنیا

¹¹ آئی ایم ایف کے توازن ادائیگی کے مینوسل 6 کنونشن کے مطابق کسی غیر اقامتی ملک میں مالی اثاثوں میں اضافے کو رپورٹنگ ملک سے مالی رقم کا اخراج سمجھا جاتا ہے۔

¹² مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی تجارتی ادائیگیاں سال بسال 5.7 فیصد کم ہو گئیں جبکہ درآمدی خدمات کی ادائیگیاں 28.2 فیصد گر گئیں۔ دریں اثنا تجارتی قرضے بنیادی طور پر درآمد کنندگان کے واجب الادا برآمدی بلوں (او ای بی) کی عکاسی کرتے ہیں، اور یہ ادائیگی کی دہر رقم ہوتی ہے جس کا برآمد کنندگان کو اپنی اشیاء کی روانگی کے بعد انتظار ہوتا ہے۔

¹³ ماخذ: انویسٹمنٹ ٹریڈ مانیٹر، شمارہ 38، جنوری 2021ء، یو این سی ٹی اے ڈی۔

جدول 5.4: بخش 1 میں براہ راست بیرونی خالص سرمایہ کاری بلحاظ شعبہ

ملین امریکی ڈالر	م 20ء	م 21ء	فرق
غذا	13.2	8.7	-4.5
ٹیکسٹائل	26.5	7.1	-19.5
کیمیکل	-7.4	9.2	16.6
تیل و گیس کی تلاش	141.5	127.6	-18.5
دواسازی	25.2	10.9	-14.0
برقی مشینری	117.8	60.2	-57.6
برقی مصنوعات	-13.9	-6.2	7.7
ٹرانسپورٹ آلات	48.3	14.3	-34.0
بجلی	262.2	497.1	234.9
مواصلات	432.1	-41.5	-473.5
مالی کاروبار	162.1	127.4	-34.7
دیگر	162.8	124.6	-38.2
مجموعہ	1,372.1	879.7	-492.5

ماخذ: بینک دولت پاکستان

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سی پیک کے تحت یہ ابھی تک پہلے مرحلے کے منصوبے ہیں جن کو چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی بیشتر رقم مل رہی ہے۔ سی پیک کے دوسرے مرحلے میں خیال ہے کہ صنعتی ترقی، زرعی میکانیت، سیاحت، اور سماجی ترقی جیسے شعبے سرمایہ کاری کا مرکز بنیں گے، تاہم ان شعبوں کو بیرونی سرمایہ کاری کی کوئی نمایاں رقم اب تک نہیں مل سکی ہیں۔ نیز، چونکہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری عالمی سطح پر 2020ء میں گری تھی اس لیے بعض بڑی ترقی پذیر معیشتیں ایسی ہیں جنہوں نے بیرونی سرمایہ کاری کو اپنی جانب راغب کیا۔ خاص طور پر ترقی پذیر ایشیائی ملکوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 2020ء میں صرف 4 فیصد کم ہوئی، جبکہ مشرقی ایشیا کے ملکوں نے دنیا بھر کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا تقریباً ایک تہائی حاصل کیا۔ اس سے جہاں اس بات کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے کہ پاکستان کو ساختی اصلاحات (structural reform) کے محاذ پر مزید پیش رفت کرنی ہوگی، وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی فرموں کو بڑی عالمی کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری بنانے کے لیے عالمی قدری سلسلوں (value chain) میں زیادہ فعالیت کے ساتھ شرکت کرنے کی ضرورت ہے۔¹⁵

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی، حکومتوں اور مرکزی بینکوں سے ملنے والی معقول معاونت کے باعث عالمی مالی منڈیاں بحال ہوئیں۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں کو ترقی یافتہ معیشتوں میں کم شرح سود سے مزید فوائد ملے جس نے سرمایہ کاروں کو بلند یافتہ کی تلاش میں ابھرتی ہوئی منڈیوں کا رخ کرایا۔ تاہم اس بات کا تمام متعلقہ منڈیوں کو مساوی فائدہ نہیں پہنچا۔

پاکستان کے معاملے میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 435 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا، یہ اخراج قرضہ تمسکات اور ایکویٹی تمسکات دونوں سے عمل میں آیا (شکل 5.11)۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال

سے دراصل ان بین الادارہ قرضوں کی واپسی کی عکاسی ہوتی ہے جو ٹیلی مواصلات، الیکٹرانکس اور بجلی کے شعبوں کی فرموں نے اس عرصے کے دوران کیں۔

پاکستان میں نئی سرمایہ کاری کے لحاظ سے چین سب سے آگے ہے، کیونکہ بجلی کے شعبے میں سی پیک سے منسلک منصوبوں میں سرمایہ کاری رقوم کی آمد جاری ہے۔ مجموعی اعتبار سے چین سے آنے والی سرمایہ کاری 46 فیصد سال بڑھ گئی، اور پاکستان کی مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اس کا حصہ بڑھ کر 44.2 فیصد ہو گیا جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 26.9 فیصد تھا۔ تاہم خالص بنیاد پر چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری دراصل 1.5 فیصد کم ہوئی کیونکہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج بھی گزشتہ سال کی نسبت تیز ہو گیا۔¹⁴

¹⁴ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان سے چین کو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج بڑھ کر 302.9 ملین ڈالر ہو گیا جو گزشتہ سال اسی مدت میں 78.6 ملین ڈالر رہا تھا۔ اس سال اخراج ایک بڑے شعبے یعنی تھر میں کٹے سے چلنے والے منصوبے میں مرکوز رہا۔

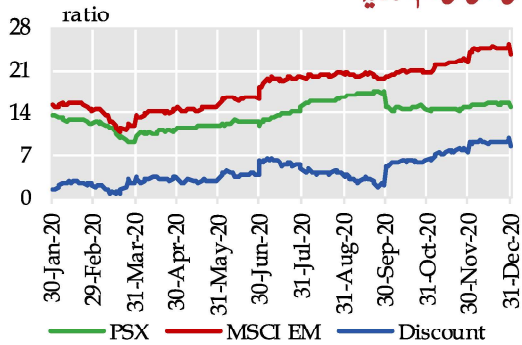
¹⁵ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے حال میں (فروری 2021ء) زرمبادلہ کے ضوابط نرم کرنے کے لیے چند اہم اقدامات کیے ہیں، جن کا مقصد یہ ہے کہ خدمات کے شعبے میں پاکستانی فرمیں اور برآمد کنندگان بیرونی سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں سہولت محسوس کریں۔ ماخذ: <https://www.sbp.org.pk/press/2021/Pr-10-Feb-21.pdf>۔ Source:

پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ سے بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے خالص اخراج کارحاجان محفوظ مقام پر منتقلی کی ممکنہ عکاسی کرتا ہے اور اس کی ممکنہ وجہ پاکستان کے رسک پریم کی بلند سطح بھی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ پاکستان کے ریاستی قرضے پر قرضہ ڈیفالٹ تبدیل (credit default swap) کی شرح مارچ 2020ء کے مقابلے میں 150 بیس پوائنٹس سے زائد گر چکی ہے، تاہم یہ آخر دسمبر 2019ء یعنی کورونا سے پہلے کی سطح کے مقابلے میں اب بھی بلند ہے (شکل 5.12 الف)۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایم ایس سی آئی ای ایم اشاریے کے مقابلے میں کے ایس ای-100 اشاریے کا نرخ اور آمدنی کا ڈسکاونٹ ستمبر 2020ء سے بڑھ رہا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ پاکستان کی ایکویٹی تناسب کے لحاظ سے بیرونی سرمایہ کاروں کے لیے زیادہ پرکشش ہوتی جا رہی ہیں (شکل 5.12 ب)۔

واجبات کا خالص اعادہ

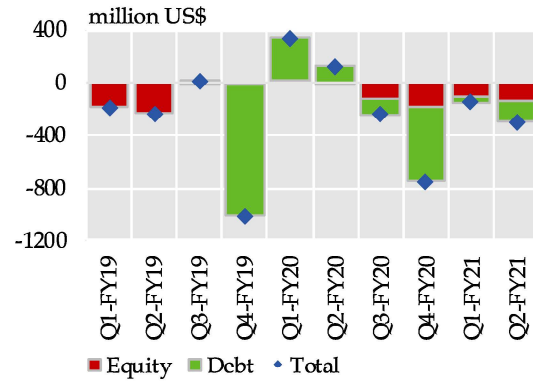
پاکستان آنے والے بیرونی قرضوں اور واجبات کا خالص بہاؤ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 1.5 ارب ڈالر رہ گیا جو گذشتہ سال کی نسبت ایک تہائی سے بھی کم ہے۔ رقوم کی پست خالص آمد سے دراصل درج ذیل کی عکاسی ہوتی ہے: (i) مرکزی بینک کی طرف سے دو طرفہ ڈپازٹس کے 2 ارب ڈالر کی واپسی، (ii) کمرشل بینکوں کی جانب سے زر مبادلہ واجبات کی ادائیگی، اور (iii) حکومت اور نجی شعبے کی طرف سے مجموعی طور پر کم قرض گیری۔

شکل 5.12 ب: پی ایس ای کا نرخ اور آمدنی کا ڈسکاونٹ بلحاظ ایم ایس سی آئی ای ایم اشاریہ



جولائی تا دسمبر کے دوران پاکستان کو ملنے والی کرنسی کے قرضہ تمسکات میں بھاری جزدانی سرمایہ کاری (تقریباً 452 ملین ڈالر) موصول ہوئی تھی، تاہم اس سال قرضہ تمسکات سے 193 ملین ڈالر کا اخراج ہوا۔

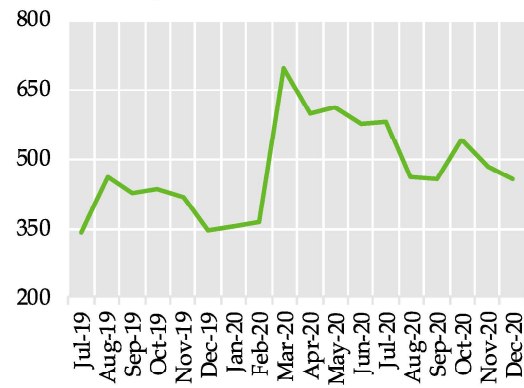
شکل 5.11: پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری



Source: State Bank of Pakistan

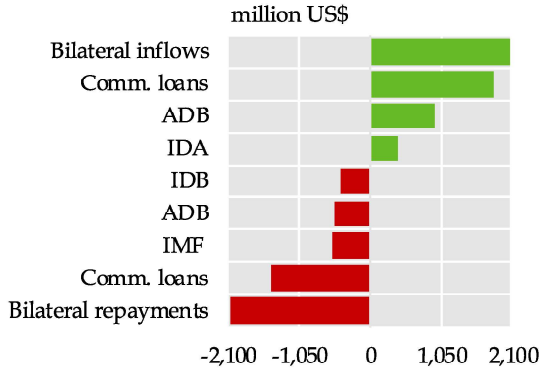
قرضہ تمسکات کی طرح، ایکویٹی تمسکات سے بھی مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 242 ملین ڈالر نکال لیے گئے، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں واجبی طور پر 18 ملین ڈالر کی خالص رقم آئی تھی۔

شکل 5.12 الف: 5 سالہ قرضہ ڈیفالٹ تبذل کے پوائنٹ (آخر مدت)



Source: Bloomberg

شکل 5.13: شش 1 م س 21ء میں زرمبادلہ کے سرکاری واجبات میں فرق

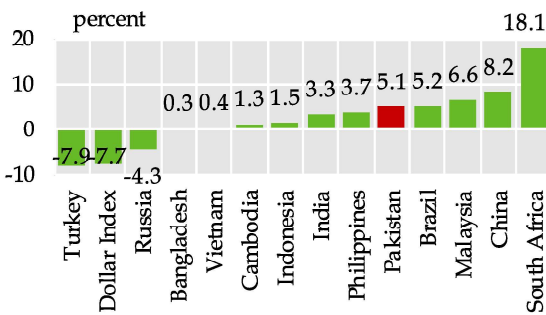


Source: State Bank of Pakistan and EAD

بینک کے ذخائر مستحکم رہے کیونکہ دستیاب بیرونی مالکاری سرکاری قرضے کی ادائیگی کے لیے کافی تھی۔ اس تناظر میں پاکستانی روپے کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے میں 1.4 فیصد بڑھ گئی (شکل 5.15)۔

دوسری سہ ماہی میں رجحان بدل گیا۔ مرکزی بینک کے ذخائر 10.4 فیصد بڑھے جبکہ کمرشل بینکوں کے ذخائر 1.2 فیصد کم ہوئے۔ اگرچہ مجموعی جاری کھاتے میں فاضل رقم رہنے سے بین الینک مارکیٹ میں سیالیت رہی، تاہم زرمبادلہ کے سرکاری قرضوں کی خالص رقم پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں خاصی زائد تھی

شکل 5.14: ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں میں شش 1 م س 21ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں تبدیلی



Source: Bloomberg

سرکاری قرض گیری کے خاکے میں کثیر طرفہ اور تجارتی قرض گاری حاوی رہی، خاص طور پر مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں۔ اسی کے ساتھ ساتھ دو طرفہ ڈپازٹس اور سواپ لائنز نے بھی مرکزی بینک کو مدد دی جس کے سبب وہ سرکاری ذخائر پر دباؤ ڈالے بغیر اپنے واجبات میں کمی لانے میں کامیاب ہوا (شکل 5.13)۔ یہ بات بھی اجاگر کیے جانے کے قابل ہے کہ حکومت کے بیرونی قرضے کا خاکہ عرصیت طویل ہو گیا، جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی خالص قرض گیری گزشتہ سال سے کم تھی (تفصیل کے لیے دیکھیے باب 4)۔ عرصیت کی ساخت میں یہ تبدیلی، اور عالمی سطح پر پست شرح سود پاکستان کے بیرونی قرضے کی ادائیگی کے تناظر میں خوش آئند ہے۔

5.3 شرح مبادلہ اور ذخائر

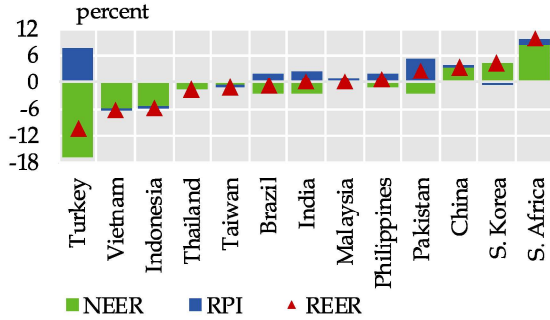
کورونا کی وبا پھیلنے کے فوری بعد تیز رفتار تغیر پذیری تھوڑے عرصے کے لیے رہی تاہم اس کے بعد ابھرتی ہوئی کئی معیشتوں کی کرنسیاں امریکی ڈالر کے مقابلے میں مستحکم ہو گئیں۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں کی شرح مبادلہ بڑھنے کی کئی وجوہات تھیں، جیسے جاری کھاتے کے توازن میں عمومی بہتری، سرمائے کے بہاؤ کی بحالی (چند بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں کو)، کورونا کے ابتدائی دھچکے کے تناظر میں ان ملکوں کے مرکزی بینکوں کی طرف سے اپنے بیرونی بفر بڑھانے کی کوششیں (شکل 5.14)۔

پاکستان کے معاملے میں جاری کھاتے میں بہتری اور بیرونی مالکاری کی دستیابی، دونوں نے ملک کے مجموعی زرمبادلہ ذخائر مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 10.6 فیصد بڑھانے، اور پاکستانی روپے کی قدر 5.1 فیصد بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اسٹیٹ بینک اور ساتھ ساتھ کمرشل بینکوں کی تحویل میں ذخائر چھ مہینے کے دوران بڑھ گئے، اگرچہ کہ پہلی اور دوسری سہ ماہیوں کے درمیان چند قابل ذکر تفرقات دیکھے گئے۔

پہلی سہ ماہی میں کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 7.1 فیصد اضافہ ہوا جو کم از کم جزوی طور پر، واجب الادا برآمدی بل بڑھنے کا نتیجہ تھا۔¹⁶ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ

¹⁶ مارچ میں ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 7 برائے 2020ء میں برآمد کنندگان کو برآمدی وصولیاں مزید 90 دنوں تک روک کر رکھنے کی اجازت دی گئی جن کو آخر جون 2020ء تک پہنچنا تھا۔ اس سہولت کا اطلاق اس تاخیر پر ہوتا تھا جو کورونا کی وبا کی وجہ سے ہوئی ہو۔ برآمد کنندگان کو بیرون ملک اپنی وصولیاں 180 دن تک رکھنے کی پہلے ہی اجازت حاصل ہے۔

شکل 16.5: سش 1 م س 21ء کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تبدیلی کی تفصیل



Sources: Haver Analytics & SBP calculations

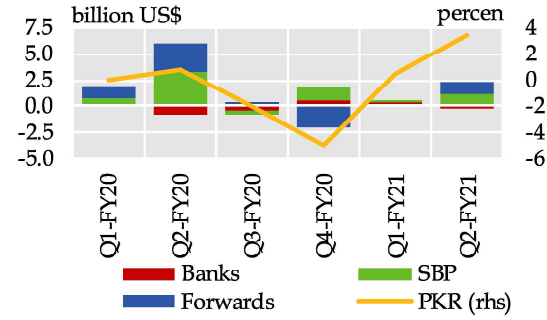
بات قابل ذکر ہے کہ حقیقی موثر شرح مبادلہ بڑھنے کے معاملے میں پاکستان تنہا نہیں تھا، چین اور جنوبی افریقہ جیسی دیگر بڑی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی حقیقی موثر شرح مبادلہ بھی اس عرصے کے دوران بڑھ گئی۔

5.4 تجارتی کھاتہ

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی خسارہ 5.8 فیصد بڑھ کر 12.3 ارب ڈالر تک جا پہنچا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 11.7 ارب ڈالر تھا۔ تجارتی خسارے میں ہونے والا یہ اضافہ جو دوسری سہ ماہی میں تیز ہو گیا، بنیادی طور پر درآمدات بڑھنے سے ہوا جس نے خاص طور پر دوسری سہ ماہی میں برآمدات میں اضافے کو ماند کر دیا (شکل 17.5)۔

درآمدات میں، تیل کی پست بین الاقوامی قیمتوں کی بنا پر توانائی کے درآمدی اخراجات پست رہے تاہم صنعتی خام مال، بجلی ساز مشینری، غذائی مصنوعات، کپاس، اور موبائل فون کی زائد درآمدات نے یہ فائدہ مکمل طور پر زائل کر دیا۔ دوسری طرف، بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات کی بنا پر برآمدات

شکل 15.5: زرمبادلہ کے ذخائر، اسٹیٹ بینک کے بیٹھکی واجبات اور شرح مبادلہ میں تبدیلی



Source: State Bank of Pakistan

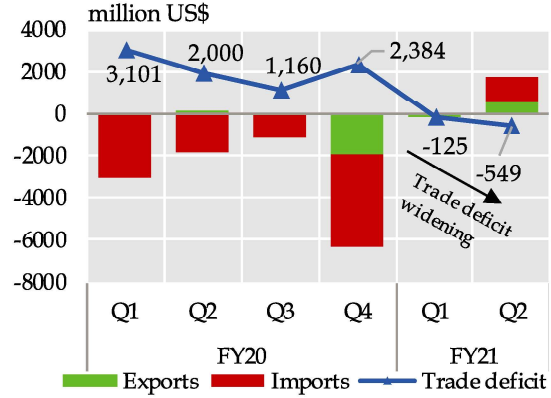
(سکین 5.3)۔ ان رقوم کی آمد کے ساتھ ساتھ سرکاری بفرز بڑھانے کی کوششوں کی بنا پر مرکزی بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں اضافہ ہوا۔

کمرشل بینکوں کے لیے، جاری کھاتے کی فاضل رقم کا حجم کم ہونے اور چند درآمدی ادائیگیوں کا دباؤ سامنے آنے سے ان کے ذخائر دوسری سہ ماہی میں معمولی سے کم ہو گئے۔ اس پیش رفت کے ساتھ ساتھ دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی قدر 3.7 فیصد بڑھ گئی جس سے دراصل سرکاری ذخائر کے رجحان کی عکاسی ہوتی ہے۔

اگرچہ پاکستان کی نامیہ شرح مبادلہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں بڑھی تھی تاہم وسیع تر معنوں میں نامیہ موثر شرح مبادلہ اس عرصے کے دوران حقیقتاً کم ہوئی (شکل 16.5)۔¹⁷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی روپیہ دیگر کرنسیوں کی بہ وزن تجارتی باسکٹ کے مقابلے میں نامیہ لحاظ سے کمزور ہوا تھا۔ تاہم، پاکستان میں قیمتوں کی سطح اپنے تجارتی شریک ملکوں کی نسبت بڑھنے کے نتیجے میں نسبتی اشاریہ قیمت بڑھ گیا۔ پاکستان کے معاملے میں نسبتی اشاریہ قیمت میں اضافے نے نامیہ موثر شرح مبادلہ میں کمی کو مکمل طور پر زائل کر دیا، اور نتیجے میں اس عرصے کے دوران پاکستان کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں 2.8 فیصد کا مجموعی اضافہ ہو گیا۔ یہاں یہ

¹⁷ آئی ایم ایف نے حقیقی موثر شرح مبادلہ کی تعریف یوں کی ہے ”کئی غیر ملکی کرنسیوں کے بہ وزن اوسط کے مقابلے میں کسی کرنسی کی قدر کا ایک پیمانہ۔ حقیقی موثر شرح مبادلہ بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ ملکی کرنسی کی قدر اپنے تجارتی شریک ملکوں کی کرنسیوں کی بہ وزن باسکٹ کے مقابلے میں بڑھی ہے۔“ ماخذ: <https://datahelp.imf.org/knowledgebase/articles/537469-what-is-nominal-effective-exchange-rate-neer>

شکل 5.17: تجارتی خسارے میں تبدیلی کی تفصیلات



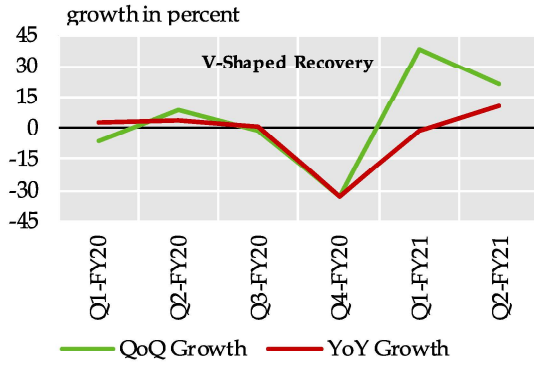
Source: Pakistan Bureau of Statistics

بڑھیں جو دوسری سہ ماہی میں نمایاں طور پر بڑھیں اور مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنی اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔

برآمدات

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات 5.1 فیصد اضافے سے 12.1 ارب ڈالر ہو گئیں۔ کسی ششماہی کے دوران یہ بلند ترین سطح ہے جو مالی سال 11ء کی دوسری ششماہی کے بعد پہلی مرتبہ اب دیکھی گئی ہے۔ برآمدات پہلی سہ ماہی میں کم و بیش جوں کی توں رہنے کے بعد دوسری سہ ماہی میں 10.4 فیصد سال بسال اضافے سے 6.6 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جس سے 'وی' شکل کی بحالی حاصل ہوئی (شکل 5.18)۔ جیسے جیسے سال آگے بڑھتا رہا، برآمدات میں نمو وسیع البنیاد اور زیادہ واضح ہوتی گئی (جدول 5.5)۔

شکل 5.18: وبا کے بعد پاکستان کی برآمدات میں بحالی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کورونا کی وبا پھیلنے کے بعد متعارف کرائی گئی سازگار پالیسیوں نے صنعتی سرگرمیوں کو سہارا دیا اور کئی اہم اشیاء کا برآمدی حجم بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ وہ پالیسیاں یہ تھیں: (i) صنعت کے ساتھ معاونت کے پیکیج کے ذریعے گیس اور بجلی پر زر اعانت¹⁸، (ii) اُس وقت کے زیرورٹنگ سرٹیفیکیشن کے موثر ہونے کی تاریخ میں توسیع¹⁹، (iii) برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت بینکوں کے لیے نو مالکاری کی حد میں مجموعی طور پر 190 ارب روپے اضافہ، (iv) قرضوں کی واپسی میں التوا اور اُن کی تنظیم نو، (v) روزگار اسکیم کے تحت تنخواہوں اور معاونوں میں تعاون، اور (vi) عارضی اقتصادی نو مالکاری سہولت (ٹی ای آر ایف)۔²⁰ مزید برآں، پہلی ششماہی میں سیلز ٹیکس ری فنڈ نمایاں طور پر بڑھ گیا۔²¹

¹⁸ اس پالیسی کی اہم خصوصیات یہ تھیں: الف) مارچ 2019ء سے فروری 2020ء تک جتنی بجلی استعمال کی گئی ہو، اتنی بجلی پر یکم نومبر 2020ء سے 31 اکتوبر 2023ء تک پیک آؤر سے باہر اضافی استعمال کی جانے والی بجلی پر 12.96 روپے فی کلو واٹ گھنٹہ کا بنیادی نرخ لاگو ہوگا، (ب) یکم نومبر 2020ء سے 30 جون 2021ء تک پیک آؤر سے باہر بجلی کے اضافی استعمال پر 12.96 روپے فی کلو واٹ گھنٹہ کے بجائے 8 روپے فی کلو واٹ گھنٹہ کا نرخ لاگو ہوگا، (ج) یکم نومبر 2020ء سے 30 اپریل 2021ء تک 'ٹائم آف یوز ٹیرف اسکیم' کا خاتمہ، جس کا مطلب ہے پیک آؤر اور آف پیک آؤر کے دوران (اضافی استعمال کی بنیاد پر 12.96 روپے فی کلو واٹ گھنٹہ) کا یکساں نرخ۔

¹⁹ حکومت نے مالی سال 20ء کے آغاز پر ملک کی سرفہرست پانچ برآمداتی صنعتوں کے لیے صفر شرح سیلز ٹیکس اسکیم اگرچہ ختم کر دی تھی تاہم ان صنعتوں کو رعایتی نرخ پر گیس اور بجلی فراہم کی جارہی تھی۔ بہر حال زیرورٹنگ سرٹیفیکیشن 31 مارچ 2020ء کو ختم ہو رہے تھے۔ تاہم وبا کے دوران حکومت نے اُن کی آخری تاریخ میں 30 نومبر 2020ء تک رفتہ رفتہ توسیع کا فیصلہ کیا۔ اس سے قطع نظر، پورے عرصے کے دوران گیس کا نرخ 6.5 امریکی ڈالر فی ایم ایم پی ٹی یو مقرر رہا تاہم بجلی کے نرخ یکم ستمبر 2020ء سے 7.5 سینٹ فی کلو واٹ گھنٹہ سے بڑھا کر 9.0 سینٹ فی کلو واٹ گھنٹہ کر دیا گیا۔

²⁰ ان میں سے بعض اسکیموں کی تفصیل کے لیے دیکھیے باب 3: زری پالیسی اور مہنگائی۔

²¹ سیلز ٹیکس ری فنڈ کی رقم جولائی تا نومبر مالی سال 21ء کے دوران 76 ارب روپے رہی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 17 ارب روپے تھی، اس طرح تقریباً 339 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ (ماخذ: ایف بی آر)

دو ائیں زیادہ برآمد ہوئیں۔ تاہم پہلی سہ ماہی سے کمی کے سبب یہ نان ٹیکسٹائل برآمدات پوری ششماہی کی بنیاد پر لگ بھگ پچھلی سطح 14.7 ارب ڈالر پر رک رہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کی منفرد مصنوعات کا برآمدی حصہ بین الاقوامی مارکیٹ میں محفوظ بنانے، اسے فروغ دینے اور بڑھانے کی کوششوں کے سلسلے میں حال میں متعارف کرائے گئے ایک قانون کے تحت ایسی مصنوعات کی فہرست سازی اور جغرافیائی انڈیکیشن (جی آئی) ٹیگز کے اندراج کے لیے حکومت کام کر رہی ہے۔ ملک کی برآمدات کے لیے جی آئی ٹیگز کے مضمرات پر باکس 5.1 میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

طلبی پہلو سے، برآمدی منڈیوں میں پاکستان اپنا حصہ برقرار رکھنے یا اسے بڑھانے میں کامیاب رہا کیونکہ حریف ممالک طلب کو پورا نہیں کر سکے تھے۔ یہ بات ٹیکسٹائل ایشیا پر، خصوصاً بلند قدر اضافی کی ٹیکسٹائل ایشیا پر زیادہ صادق آتی ہے، جو بحیثیت مجموعی برآمدی کارکردگی میں بتدریج بہتری لانے کا بنیادی سبب بنیں۔²²

دریں اثنا، نان ٹیکسٹائل برآمدات بھی پہلی سہ ماہی میں کمی کے بعد دوسری سہ ماہی میں بڑھ گئیں۔ ان میں بنیادی طور پر چاول، پھل، آلات جراحی و طب، کیمیکل اور

باکس 5.1: پاکستان کی برآمدات کے لیے جیو گرافیکل انڈیکیشنز (جی آئی) ٹیگز

کسی ملک کی برآمدی مصنوعات مناسب امتیازی شناخت (product differentiation) اور تصدیق نامے (certification) کی حامل ہوں تو عالمی مارکیٹ میں ان کو نسبتاً زیادہ آسانی سے خرید سکتے ہیں۔ اس تناظر میں، اس باکس میں جیو گرافیکل انڈیکیشنز (جی آئی) ٹیگز کے شعبے میں ہونے والی حالیہ پیش رفت پر مختصر بحث کی گئی ہے، جو بعض برآمدی اشیاء کو امتیازی شناخت عطا کر کے پاکستان کی برآمدات پر سازگار اثرات ڈال سکتی ہے۔ برآمد کنندگان کو بلند آگاہی قیمتیں مل سکتی ہیں اور وہ ملک کی زر مبادلہ آمدنی میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

جیو گرافیکل انڈیکیشنز کی تشریح کے لیے عالمی ادارہ تجارت (ڈی پی ٹی او) کے حقوق املاک دانش کے تجارت سے متعلق پہلوؤں پر معاہدے کی شق 22 سے رجوع کرنا ہوگا: ”وہ علامات جن سے کسی مصنوعہ کی [عالمی ادارہ تجارت] کے کسی رکن علاقے، یا اس علاقے کے کسی خطے یا مقام سے تعلق رکھنے کی شناخت ظاہر ہو، جہاں اس مصنوعہ کے دیے گئے معیار، ساکھ یا دیگر خواص لازمی طور پر اس جغرافیائی ماخذ سے قابل نسبت ہوں۔“²³

پاکستان میں قدرتی اور مصنوعی دونوں طرح کی ایسی بہت سی اشیاء ہیں جن کے اپنے منفرد خواص ہیں کیونکہ وہ کسی مخصوص علاقے، آب و ہوا، روایات اور / یا لوگوں کے گروپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایسی اشیاء میں یہ چیزیں شامل ہیں تاہم ان کے علاوہ بھی مثالیں ہیں: باستی چاول، کھیوڑا کا گلابی نمک، سوات کے آڑو، سندھ کی آم، قصوری ہلدی / میتھی، پشاور کی چٹیل، ملتان کے نیلے ظروف، ٹرک آرٹ، اور سندھی اجرک (جدول 5.1.1)۔ تاہم، ان مصنوعات کے بنانے والے اور / یا برآمد کنندگان آگاہی نہ ہونے، وساکل، اور کاروباری انتظام اور مصنوعہ کی مارکیٹنگ کی صلاحیتوں کی کمی کے سبب ان مصنوعات کو ایک برانڈ کے طور پر متعارف کرانے، یا مناسب حقوق کے لیے رجسٹر کرانے کو عام طور پر نظر انداز کرتے ہیں حالانکہ وہ اپنی مصنوعات کو بین الاقوامی مارکیٹ میں جعل سازی اور دیگر خلاف ورزیوں سے تحفظ دلا سکتے ہیں۔

جی آئی ٹیگز عام طور پر حکومتیں ملکی مصنوعات کو غیر ملکیوں کے ہیر پھیر سے بچانے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ یہ پراسس اس طرح ہوتا ہے: سب سے پہلے حکومت املاک دانش کے تحفظ پر ملکی قانون سازی کی روشنی میں ان مصنوعات کو ٹیگز منظوری دیتی ہے۔ اس کے بعد، وہ دوسرے ملکوں میں تحفظ کے لیے درخواست دیتی ہے۔ پاکستان نے اپنا جامع جی آئی قانون مارچ 2020ء میں متعارف کرایا۔ اس وقت تک پاکستان کو ایسا کوئی قانونی جواز حاصل نہیں تھا کہ وہ اپنی مصنوعات کو ملکی سرحدوں کے اندر اور باہر تحفظ دے سکتا۔

²² ٹیکسٹائل کی برآمدی مجموعی طور پر 7.8 فیصد رہی اور مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 7.4 ارب ڈالر تک جا پہنچی، اس طرح وہ 7.0 ارب ڈالر کا نشانہ اب تک دوسری بار عبور کرنے میں کامیاب ہوئی۔ پہلی بار یہ موقع مالی سال 11ء کی دوسری ششماہی میں آیا تھا۔

²³ ماخذ: wto.org/english/docs_e/legal_e/27-trips_04b_e.htm#3

جب ملکی جی آئی ٹیگز بن جاتے ہیں تو انہیں چار ذرائع سے بین الاقوامی سطح پر پھیلا یا جاسکتا ہے: الف) متعلقہ حدود میں برادری مستحفظ دیا جاسکتا ہے، ب) دیگر ریاستوں یا تجارتی شریکوں کے ساتھ معاہدے کیے جاسکتے ہیں، ج) Lisbon Agreement for the Protection of Appellations of Origin and their International Registration کے ذریعے، اور د) Madrid System for the International Registration of Marks کے ذریعے۔²⁴ حقوق دانش کا عالمی ادارہ (ڈبلیو آئی پی او) آخری دو ذرائع کا انتظام کرتا ہے۔ فی الحال ان معاہدوں کے شریک ممالک، پونیٹوں یا خطوں کی تعداد بالترتیب 34 اور 86 ہے۔ اور دیگر (2009ء) کے مطابق، جی آئی ٹیگز کے پس پردہ ملکی اور بین الاقوامی دونوں طرح کے اقتصادی استدلال کی بنیاد درج ذیل تین کلیدی عوامل پر ہے۔²⁵

جدول 5.1.1: جی آئی ٹیگز کی کیشوری چند نمونہ اشیا کی فہرست

باستی چاول	ہنزہ / زیارت کے سیب
بہاول پوری چڑی	ملتان کے نیلے ظروف
بھکر کرنا آئل	ملتان کا چونہ (آم)
چترالی کشیدہ کاری	نمل ٹراؤٹ
گوہر انوالہ کے رنگین ظروف	سیالکوٹ کا کھیل کا سامان / آلات جراحی
بالا کی اجڑک	قصور میٹھی اور ہلدی
ہنزہ کی خوبانی	ساہیوال کے مویشی
کمالیہ کا کھدر	پشاور پتیل
کشمیر کا پشمینہ	سندھی ٹوپی / اجڑک
ٹیک رقص	سندھی آم
کھوڑا کا گلابی نمک	سوات کے آڑو
کیلاش کا لباس	ٹرک آرٹ

ماخذ: جی آئی ٹیگز (2020ء) کا سیکشن 52(2)

الف) معلومات کا غیر متساوی ہونا اور ساکھ کا کردار: جی آئی کے ذریعے ماخذ کے مقام کو معیار کی علامت کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، جس سے اشیا سازوں اور صارفین کے مابین معلومات کے غیر متساوی ہونے کا امکان دور ہو جاتا ہے۔ آگاہی (signaling) کو بہتر بنانے کے لیے خطے کے وسائل (جیسے پیداوار کی تکنیک، اقسام، زمینی خواص، ماحول اور ثقافت) کو ماخذ کی لیبل والی مصنوعات کی پیچیدگی میں بطور معیاری خصوصیات کے درج کیا جاسکتا ہے، اس طرح وقت گزرنے کے ساتھ اس مصنوعہ کی ساکھ اور قدر بڑھتی جاتی ہے۔

ب) مارکیٹ تک رسائی میں بہتری: ان وسائل سے ہونے والا اضافہ قدر مصنوعہ کی ”خصوصیات“ کی بنیاد پر امتیاز پیدا کرتا ہے اور نتیجتاً موزوں (niche) مارکیٹوں کی ادارہ جاتی تشکیل کا سبب بنتا ہے۔ پیداوار نہ صرف اپنا مارکیٹ شیئر محفوظ بنا سکتے اور بڑھاسکتے ہیں بلکہ اقتصادی کرایے کو پریمیم میں بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، فرانس کے تصدیقی لیبل کی حامل پیر فرانس کے تصدیقی لیبل سے محروم پیر کے مقابلے میں فی کلو گرام اوسطاً دو یورو زیادہ آمدنی لاتی ہے۔ اسی طرح فرانس کی poulet de Bresse کی بازار میں قیمت فرانس کی عام چکن کے مقابلے میں چار گنا زیادہ ہے۔ Comté پنیر کے لیے استعمال ہونے

والا دودھ بنانے والوں کو عام دودھ کی قیمتوں کی نسبت 10 فیصد زیادہ قیمت ملتی ہے، جبکہ اطالوی زیتون کا Toscano تیل بنانے والوں کو اُس وقت سے 20 فیصد زیادہ پریمیم ملتا ہے جب سے انہوں نے جی آئی کے تحت 1998ء میں رجسٹریشن حاصل کی۔

ج) دیہی ترقی کے امکانات: نرئی پذیر ملکوں کے تناظر میں، جی آئی دیہی پیداوار کو موزوں مارکیٹ میں داخل ہونے کا ایک ممکنہ آلہ فراہم کرتے ہیں، جس سے وہ پریمیم قیمت وصول کر سکتے ہیں، اور زائد آمدنی حاصل کر کے معیار زندگی بہتر بنا سکتے ہیں۔ ڈبلیو آئی پی او نے کیمرن کے Oku سفید شہد کی ایک کیس اسٹڈی کا حوالہ دیا ہے جس میں پیداوار حفاظتی جی آئی استعمال کرتے ہوئے Oku شہد کی اپنی مصنوعات کی قدر میں اضافہ کرنے میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے ملکی اور غیر ملکی دونوں جگہ موزوں مارکیٹوں میں زائد قیمت ادا کرنے پر آمادہ صارفین کو فروخت کر کے کچھ عرصے میں اپنا معیار زندگی بہتر بنالیا۔ پر اسیس شدہ Oku شہد فی لٹر 2014ء میں 17.5 امریکی ڈالر کا فروخت ہوا، جی آئی ٹیگز سے قبل یہ فی لٹر 12.8 امریکی ڈالر قیمت لے پاتی تھی۔²⁶

²⁴ ماخذ: wipo.int/edocs/pubdocs/en/geographical/952/wipo_pub_952.pdf#page=8

²⁵ Bramley, C., Estelle, B., and Johann K., “The Economics of Geographical Indications: Towards a Conceptual Framework for Geographical

Indication Research in Developing Countries”, The Economics of Intellectual Property (2009), World Intellectual Property Organization

²⁶ ماخذ: wipo.int/ipadvantage/en/details.jsp?id=5554

پاکستان کے معاملے میں جی آئی ٹیگنگ کا ایک حالیہ کیس باسیتی چاول کا ہے۔ خوشیو دار قسم کا یہ چاول دنیا کا اعلیٰ ترین درجے کا چاول مانا جاتا ہے جسے صرف دو ممالک پاکستان اور بھارت پیدا کرتے اور برآمد کرتے ہیں۔ باسیتی چاول کے معیار کی عکاسی اس کی اکائی قیمتوں سے ہوتی ہے جو چاول کی غیر باسیتی اقسام کے مقابلے میں خاصی بلند رہتی ہیں۔ تاہم ستمبر 2020ء سے دونوں ممالک یورپی یونین میں جاری اس قانونی عمل سے گزر رہے ہیں کہ کون سا ملک ”باسیتی“ لیبل استعمال کر سکتا ہے۔²⁷

جی آئی ٹیگنگ کے لیے درکار قانونی اور ضوابطی فریم ورک بنانے کے لیے پاکستان کے حالیہ اقدامات درست سمت میں ایک قدم ہے۔ تاہم پاکستان کو برآمدات اور جی آئی کے قابل دیگر مصنوعات کی ملکی رجسٹریشن کا عمل تیز کرنا چاہیے۔ حکومت نے اکتوبر 2020ء میں ایک ”مکملہ جغرافیائی انڈی کیشنز کی حامل ایک مختصر علاقائی فہرست“ جاری کی تھی جس میں اس وقت تک 79 مختلف اشیاء شامل تھیں (جدول 5.1.1)۔ ان اشیاء میں ملک کی برآمدی آمدنی بڑھانے کی صلاحیت ہے، یہ اچھی قیمت وصول کر سکتی ہیں، مارکیٹ میں بہتر رسائی اور بین الاقوامی کمپنیوں اور برانڈز کی طرف سے تصدیق کا فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ مزید برآں، ان اشیاء کی زائد فروخت سے دیہی ترقی اور روزگار کو بھی فائدہ ہو گا۔

بلند قدر اضافی والی ٹیکسٹائلز نے نصف ارب ڈالر کا نشانہ پہلی بار عبور کیا

ٹیکسٹائل شعبہ اپنے جاری سرمائے کے قرضوں کی خالص ادائیگی کے قابل ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران اس شعبے نے قرضے کا خالص استعمال کیا تھا۔³⁰ ٹیکسٹائل صنعت کی طرف سے معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ بعض فرموں نے فعال طلب کے دوران اپنی استعداد بڑھانے کی کوشش کی۔³¹

بلند قدر اضافی والی اشیاء یعنی ملبوسات اور ہوم ٹیکسٹائل کی برآمدات مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 13.2 فیصد سال بسال اضافے سے 5.2 ارب ڈالر ہو گئیں۔ ملبوسات کا جہاں تک تعلق ہے تو حریف علاقائی ملکوں میں وبا کے دوران نقل و حرکت پر سخت پابندیاں نافذ تھیں چنانچہ یہ ممالک جو آرڈر پورے نہ کر سکے ان میں سے کچھ پاکستان کی طرف بھیج دیے گئے اور ہمارے برآمد کنندگان کو نسبتاً زائد آرڈر موصول ہوئے۔ درحقیقت، ترقی یافتہ ملکوں (امریکہ، یورپی یونین 27 اور برطانیہ) میں ان مصنوعات کی طلب گرنے کے باوجود پاکستان سے ان کی درآمدات اس عرصے کے دوران یا تو بڑھ گئیں یا پھر حریف ملکوں کے مقابلے میں نسبتاً مستحکم رہیں (شکل 5.19 اور 5.20)۔^{28, 29}

حکومت پاکستان کی سازگار پالیسیوں نے بھی، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کی سیالیت کی صورت حال بہتر بنانے میں مدد دی اور انہیں اپنی استعداد کا استعمال بڑھانے کا موقع دیا۔ ان پالیسیوں کے ممکنہ نتیجے کے طور پر

²⁷ واضح رہے، یورپی یونین باسیتی چاول کا بڑا درآمد کنندہ ہے، اور باسیتی چاول کی جی آئی ٹیگنگ کے حوالے سے اس بلاک کا کوئی بھی فیصلہ چاول برآمد کرنے والے جنوبی ایشیا کے ان دونوں اہم ملکوں کے لیے وسیع مضمرات کا حامل ہو گا۔

²⁸ واضح رہے کہ بعد از ریگٹ عبوری مدت کے خاتمے پر 31 دسمبر 2020ء سے یورو اسٹیٹ لہٹی ویب سائٹ پر برطانیہ کا ڈیٹا شائع نہیں کرتا۔ ملبوسات پر برطانیہ کا تازہ ترین دستیاب ڈیٹا اکتوبر 2020ء تک کا ہے۔
²⁹ پاکستان کی طرف سے یورپی یونین 27 کو ملبوسات کی مجموعی کھپ اگرچہ معمولی سی کم ہوئی تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ کمی بننے ہوئے کپڑوں میں ہوئی، نہتہ ویز میں نہیں جس کی کھپ تقریباً اسی سطح پر رہی جتنی گذشتہ سال تھی۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ پاکستان یورپی خریداروں سے نہتہ ویز ملبوسات کے بعض ایسے آرڈر حاصل کرنے میں کامیاب رہا جو حریف ممالک پورے نہیں کر سکے تھے۔

³⁰ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے اولین پانچ ماہ کے دوران ٹیکسٹائل صنعت نے جاری سرمائے کے قرضوں (بشمول تجارتی مالکاری) کی 13.7 ارب روپے کی خالص ادائیگی انجام دی، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 73 ارب روپے کے قرضوں کا خالص استعمال کیا تھا۔

³¹ جولائی تا نومبر مالی سال 21ء کے دوران ٹیکسٹائل صنعت نے 21.4 ارب روپے کے معینہ سرمایہ کاری قرضے لیے۔ یہ گذشتہ سال کے 11.2 ارب روپے قرضے سے تقریباً دگنے ہیں۔

مزید برآں، امریکہ چین تجارتی کشیدگی کی بنا پر، جو 2020ء کی پہلی ششماہی میں وبا کی بنا پر دوچند ہو گئی، امریکہ کی ملبوسات مارکیٹ میں چین کے گرتے ہوئے حصے

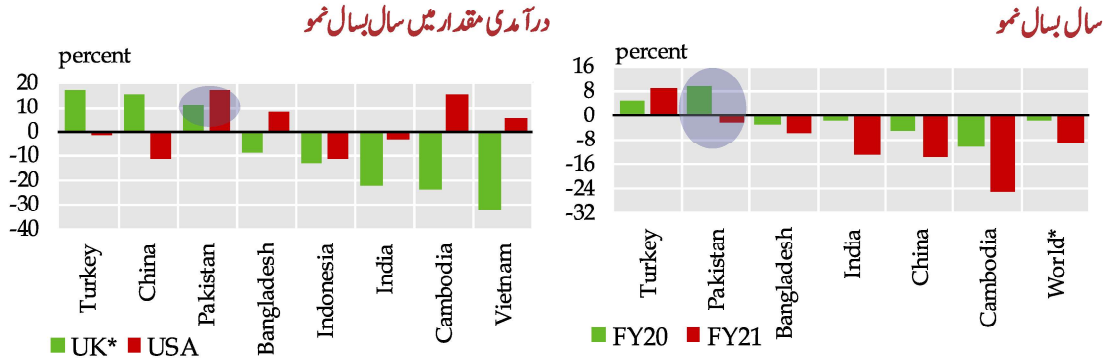
جدول 5.5: پاکستان کی اہم برآمدات

ملین امریکی ڈالر

گروپ / ایشیا	سہ ماہ 21ء	مطلق فرق	سہ ماہ 21ء	مطلق فرق	شش ماہ 20ء	شش ماہ 21ء	مطلق فرق (سال بسال)
ٹیکسٹائل گروپ	3,470	98	3,973	439	6,905	7,442	537
نان ٹیکسٹائل گروپ	2,002	-136	2,666	185	4,619	4,668	48
ٹیکسٹائل	3,470	98	3,973	439	6,905	7,442	537
ایل وی اے ٹیکسٹائل	628	-180	709	-57	1,573	1,336	-236
ملبوسات	1,562	116	1,778	224	2,999	3,340	340
گھریلو ٹیکسٹائل	856	74	984	188	1,577	1,840	262
دیگر ٹیکسٹائل	173	25	207	32	323	379	56
غذا	807	-178	1,224	10	2,200	2,030	-169
چاول (الف + ب)	360	-110	603	41	1,033	963	-70
الف) باسقی	121	-76	108	-77	381	228	-153
ب) غیر باسقی	239	-35	496	118	652	735	83
مچھلی اور اس کی مصنوعات	78	-1	117	-29	225	195	-30
پھل اور سبزیاں	135	-13	204	7	345	339	-6
گوشت اور اس کی مصنوعات	75	5	86	1	156	161	6
پیٹرولیم	46	-16	46	-59	168	93	-75
خام پیٹرولیم	15	-22	29	-44	110	44	-67
پیٹرولیم مصنوعات	8	-2	10	-5	24	18	-6
دیگر مصنوعات	782	-22	912	97	1,620	1,695	75
خام چمڑا	31	-21	41	-11	104	72	-32
چمڑے کی مصنوعات	146	14	147	3	275	292	18
طبی آلات	105	-2	109	8	207	213	6
کیمیائی اور دوائیں	224	-18	327	95	475	551	76
سیمنٹ اور مصنوعات	72	6	71	-8	145	143	-2
مجموعی برآمدات	5,472	-38	6,638	624	11,524	12,110	586

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

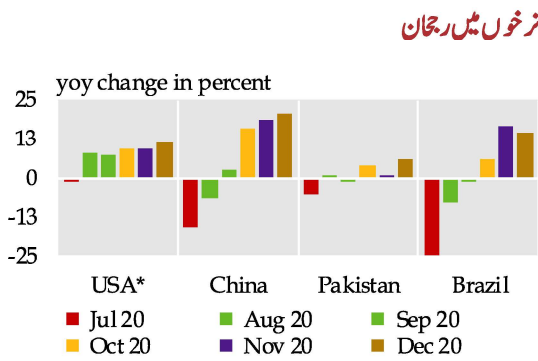
شکل 19: 5: شش 1 میں یورپی یونین کو ملبوسات کی درآمدی مقدار میں



*Jul-Oct (as per latest available data)
Source: OTEXA and Eurostat

قابل ذکر ہے کہ ای 27 جو اپنی مجموعی گھریلو ٹیکسٹائل کا تقریباً 40 فیصد پاکستان سے درآمد کرتا ہے، دنیا سے اس کی ان مصنوعات کی مجموعی درآمدات کی اوسط اکائی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔³⁵ اس واحد سب سے بڑی مارکیٹ میں پاکستان کا حصہ یورو

شکل 21: 5: نی یونٹ امریکی سینٹ بولی والے کپاس کے بین الاقوامی



*New York front month/ futures
Source: Emerging Textiles

سے فائدہ اٹھانے والوں میں پاکستان بھی شامل ہے۔³² علاوہ ازیں، ٹیکسٹائل اور ملبوسات بنانے اور برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک چین گزشتہ چند سال سے اپنی توجہ ملبوسات کے بجائے ٹیکسٹائل کی عالمی منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے یا بہتر بنانے پر مرکوز کیے ہوئے ہے، اس طرح وہ ٹیکسٹائل کے عالمی قدری سلسلے میں خود کو بنیاد میں مستحکم کر رہا ہے۔ اس بنا پر اس کے ایشیائی حریف ملکوں بشمول پاکستان کے لیے کچھ گنجائش بنی ہے کہ وہ ملبوسات کی عالمی مارکیٹ میں اپنا حصہ بڑھائیں۔

گھریلو ٹیکسٹائل (بستر کی چادریں اور تولیے) کے معاملے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات 16.6 فیصد سال بسال نمو کے سبب 1.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ یہ اضافہ بلند اکائی قیمت کی بنا پر ہوا، جس کا جزوی سبب ملکی درآمدی کپاس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے اثرات کی بیرون ملک صارفین کو برآمد کنندگان کی طرف سے منتقلی کو قرار دیا جاسکتا ہے (شکل 21: 5)۔³³ یہ بات

³² امریکہ کے صف اول کے فیشن ایپورٹرز، خوردہ فروشوں، برانڈز اور تھوک فروشوں کے ایگزیکٹوز کے سروے کی بنیاد پر امریکی فیشن انڈسٹری کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ: کورونا اور تجارتی جنگ امریکی فیشن کمپنیوں کو ”چین کا ایکسپوژر“ مزید کم کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ مزید برآں، سروے کے رائے دہندگان کے مطابق ”چین اور ویت نام اور بہت سے ممالک“ کپڑوں اور ملبوسات کے معاملے میں مقبول ترین ماخذ ہیں۔ ماخذ: بوائس ایف آئی اے (2020ء)، 2020ء فیشن انڈسٹری شیڈ مارکنگ اسٹڈی، واٹسٹن، ڈی سی: امریکی فیشن انڈسٹری ایسوسی ایشن۔

³³ کپاس کی خراب فصل کے نتیجے میں اور سابقہ ذخائر ختم ہونے کے بعد کپاس کی ملکی قیمتیں مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کی پہلی ششماہیوں کے دوران 5.6 فیصد بڑھ گئیں اور 8577 روپے فی من سے 9058 روپے فی من تک چلی گئیں۔ (ڈیٹا کا ماخذ: ایمر جگ ٹیکسٹائلز)۔ واضح رہے کہ پاکستانی روپے کی قدر میں سال بسال کمی نے ان اثرات کو معمولی سا کم کیا تاہم کلی طور پر نہیں کیا۔

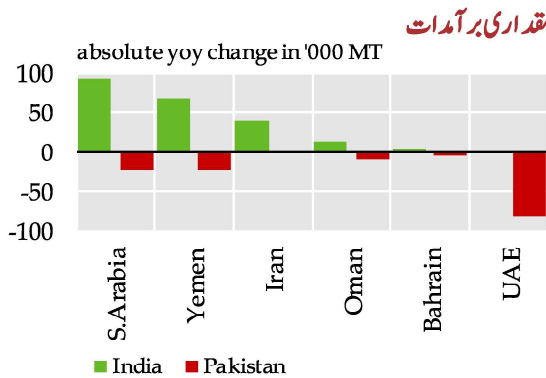
³⁴ پاکستان کو خام کپاس (ان کارڈز) کی ملکی قلت کی بنا پر ایک سال قبل کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکہ اور برازیل دونوں سے 5.3 گنا زیادہ درآمد کرنی پڑی جس کے اخراجات 264 ملین ڈالر تھے۔ (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)

³⁵ لحاظ امریکی ڈالر فی 100 کلو گرام دنیا سے یورپی یونین کی گھریلو ٹیکسٹائل درآمدات کی اکائی قیمت جولائی تا دسمبر مالی سال 21ء کے دوران 1.1 فیصد بڑھی۔ (ماخذ: یورو اسٹیٹ)

دوران مسلسل گرتے رہنے کے بعد نومبر اور دسمبر میں کسی حد تک بحال ہوئیں، تاہم ان دو مہینوں میں ہونے والا اضافہ اتنا نہیں تھا کہ ابتدائی کمی کا ازالہ ہو جاتا۔

بাসستی چاول کی برآمدات 40 فیصد کمی سے 228 ملین ڈالر رہ گئیں۔ مشرق وسطیٰ کی اہم منڈیوں کو اس کی برآمدات نمایاں طور پر گھٹ گئیں جہاں بھارت مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سال بسال بنیاد پر اپنا چاول 23 فیصد زیادہ برآمد کرنے میں کامیاب ہوا (شکل 5.22)۔³⁷ منقولی شواہد بتاتے ہیں کہ پاکستانی برآمد کنندگان کے برعکس، بھارتیوں نے اپنی سب سے بڑی مارکیٹ ایران میں مزید اثر و رسوخ حاصل کیا۔³⁸ بھارتی برآمد کنندگان نے ایران میں مخصوص تقسیمی مقامات پر باسستی چاول کا ذخیرہ بھی رکھا ہے، اور وہ وہاں سے یہ چاول پاکستان کی نسبت کم قیمت پر³⁹، یہاں تک کہ ادھار پر بھی فروخت کرتے ہیں۔ چنانچہ جولائی تا دسمبر کے دوران متحدہ عرب امارات کو پاکستانی چاول کی برآمدات تیزی سے گئیں کیونکہ ماضی میں پاکستانی چاول براستہ دہلی بندرگاہ ایران کو بھیجا جاتا تھا۔

شکل 5.22: شش 1 م س 21ء میں مشرق وسطیٰ کو باسستی چاول کی



Sources: PBS and Ministry of Commerce (India)

اسٹیٹ ڈیٹا کے مطابق جولائی تا دسمبر مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کے دوران 36.8 فیصد سے بڑھ کر 39 فیصد ہو گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان اکائی قیمتوں میں معمولی اضافہ کر کے بھی وہاں اپنا مارکیٹ شیئر بڑھانے کے قابل تھا۔

مزید برآں، بیرونی خریداروں میں ذاتی حفاظت کے آلات (پی پی ای) کی بلند طلب ہونے کی بنا پر ٹیکسٹائل کی دیگر مصنوعات (ماسوائے تولیہ اور بستری چادر) کی برآمدات مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنی بلند ترین سطح 379 ملین ڈالر تک پہنچیں۔

قدری سلسلے کے نچلے سرے پر، پاکستان کی کپاس سے بنی اہم مصنوعات (ریشم، کپڑا اور دھاگہ) کی ڈالر میں برآمدات کسی پہلی ششماہی کی اُس پست ترین سطح تک گر گئیں جو آخری بار مالی سال 06ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی تھی۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران ان اشیاء کی مجموعی برآمدات میں 15 فیصد کمی آئی اور وہ 1.3 ارب ڈالر رہ گئیں جس کی بنیادی وجہ سوئی دھاگے کی پست برآمدات ہیں۔ جہاں تک رسدی پہلو کا تعلق ہے تو ایک اہم سبب کپاس کی پست ملکی پیداوار (مالی سال 21ء) تھی۔ تیار ٹیکسٹائل مصنوعات کے برآمد کنندگان کی طرف سے طلب کو پورا کرنے والی بنیادی ٹیکسٹائل مارکیٹ کا کیا ذکر کیا جائے۔ طلب کے پہلو سے دیکھا جائے تو ممکنہ وجوہات دو تھیں: مصنوعات درآمد کرنے والے اہم ملکوں کے پاس کافی ذخیرہ موجود تھا یا پھر کورونا کی دوسری لہر کی بنا پر ان کی قدر اضافی کی بلائی (upstream) مصنوعات کی دنیا بھر میں طلب کم ہو گئی تھی۔³⁶

چاول کی برآمدات سخت مسابقت اور نسبتاً بلند اکائی قیمت کی بنا پر کم ہوئیں

چاول کی برآمدات مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.7 فیصد سال بسال کمی سے 963 ملین ڈالر رہ گئیں۔ یہ برآمدات مالی سال 21ء کے پہلے چار ماہ کے

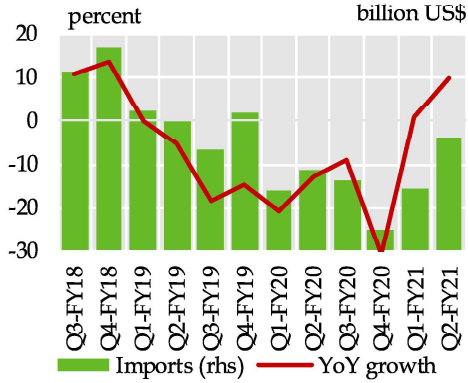
³⁶ مثال کے طور پر چین اور بنگلہ دیش دونوں کو پاکستان کے سوئی دھاگے کا برآمدی حجم مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 17 فیصد کم ہو کر 0.14 ملین ٹن رہ گیا، جو ایک سال پہلے 0.17 ملین ٹن تھا۔ (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)

³⁷ ماخذ: وزارت تجارت و صنعت (بھارت)۔

³⁸ بھارت اور ایران کا بارٹر جیسا نظام کام کر رہا ہے۔

³⁹ مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کی جولائی تا نومبر مہینوں کے دوران بھارت کے باسستی چاول کی برآمدات کی اوسط اکائی قیمت 1054 ڈالر فی ٹن سے گر کر 866 ڈالر فی ٹن رہ گئی۔ جبکہ ان ہی مہینوں کے دوران پاکستانی چاول کی قیمت 889 ڈالر فی ٹن سے بڑھ کر 989 ڈالر فی ٹن ہو گئی۔ (ماخذ: بھارتی وزارت تجارت و صنعت، اور پاکستان دفتر شماریات)

شکل 5.24: پاکستان کی درآمدات کا سہ ماہی رجحان



Source: Pakistan Bureau of Statistics

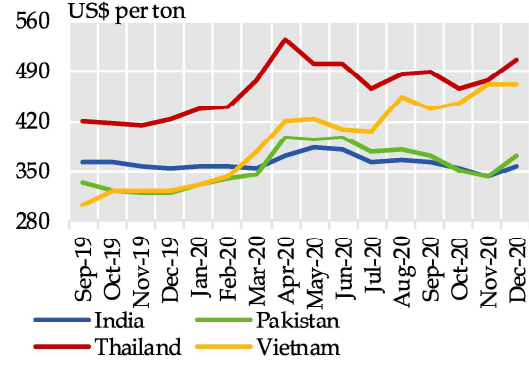
طور پر استعمال کر رہا ہے۔⁴² دریں اثنا، سری لنکا نے نومبر 2020ء کے اوائل میں اسے آئی آئی بی کا اسپانسر شدہ انفراسٹرکچر منصوبہ شروع کیا جس نے ممکنہ طور پر اس تعمیراتی سامان کی طلب بڑھا دی۔⁴³ تاہم سال بسال پتہ لگانے کی قیمت کی بنا پر سینٹ اور اس کی مصنوعات کی برآمد میں مالیت کے لحاظ سے مجموعی طور پر 1.6 فیصد کی معمولی کمی ہوئی اور 143 ملین ڈالر تک رہی۔

درآمدات

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی درآمدات مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد پہلی بار مسلسل دوسری سہ ماہی میں بڑھ گئیں۔ رواں مالی سال کی پہلی اور دوسری سہ ماہی میں درآمدات میں بالترتیب 0.8 فیصد اور 9.8 فیصد اضافہ ہوا (شکل 5.24)۔⁴⁴

اگرچہ اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی نے، جس میں دوسری سہ ماہی کے دوران تیزی آئی، درآمدات کے وسیع البنیاد مقداری اضافے میں فعال شرکت کی، تاہم زرعی

شکل 5.23: غیر باسستی چاول کی بین الاقوامی قیمت کا موازنہ*



* 25 % broken

Source: Food and Agriculture Organization

مالی سال 21ء کے پہلے چار ماہ کے دوران غیر باسستی چاول کی برآمدات گر گئیں کیونکہ بھارت نے چاول کے اہم برآمد کنندگان کے مقابلے میں سب سے مسابقتی نرخ پیش کیے جس کی وجہ بھارت کے پاس کافی ذخائر اور اس کی مسلسل بھرپور فصلیں تھیں (شکل 5.23)۔⁴⁰ اس سے قطع نظر، نئی فصل آنے سے اور بھارت کے ساتھ قیمتوں کا فرق کم ہونے سے پاکستان کی برآمدات نومبر اور دسمبر 2020ء کے دوران بڑھ گئیں۔ تاہم، ملکی قیمتیں زائد ہونے اور نئی فصل کی آمد سے قبل رسد کی سخت صورت حال کے سبب قیمت کا اثر، جولائی تا دسمبر عرصے میں مجموعی مقداری اثر سے زیادہ طاقت ور تھا۔ چنانچہ مالیت کے لحاظ سے غیر باسستی چاول کی برآمدات زیر جائزہ عرصے میں سال بسال 12.7 فیصد نمونے 735 ملین ڈالر تک بڑھ گئیں۔

سینٹ کا برآمدی حجم 15ء کے بعد بلند ترین سطح پر پہنچ گیا

سینٹ اور سینٹ مصنوعات کی برآمدات مالی سال 15ء کے بعد پہلی بار مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں جس کا بنیادی سبب چین اور سری لنکا کو کلنگر کی خاصی بلند برآمدات ہیں۔⁴¹ چین اپنی معیشت کو کورونا کی وبا کے بعد بحال کرنے کے لیے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کو اہم ذریعے کے

⁴⁰ یو ایس ڈی اے 2020ء۔ گرین ورلڈ ٹریڈ رپورٹ دسمبر 2020ء۔ واشنگٹن ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت

⁴¹ چین اور سری لنکا کو کلنگر کا مجموعی برآمدی حجم مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ سال کی نسبت 6.3 گنا بڑھ کر 0.7 ملین ٹن تک پہنچا۔ (ماخذ: پاکستان دفتر شریات)

⁴² 2020ء کی دوسری ششماہی کے دوران چین کی سینٹ کی پیداوار 7.3 فیصد سال بسال بڑھ گئی۔ (ماخذ: ہورائٹس)

⁴³ www.china.org.cn/world/Off_the_Wire/2020-11/04/content_76876333.htm

⁴⁴ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کی مجموعی درآمدات میں 5.4 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ مالی سال کی پہلی اور دوسری ششماہیوں میں بالترتیب 17.0 فیصد اور 20.3 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی تھی۔

پیداوار کی درآمد نے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں معکوس رجحان لانے میں خصوصی کردار ادا کیا (جدول 5.6)۔⁴⁵،⁴⁶

جدول 5.6: شش 1 کے دوران پاکستان کی اہم درآمدات

ملین امریکی ڈالر

گروپ / ایشیا	م 20 م 21ء	مطلق فرق	مقداری فرق	قیمت کا فرق
توتائی	6,142	4,771	-1,371	1446
پیٹرولیم مصنوعات	2,591	2,169	-422	1,233
خام تیل	1,771	1,323	-448	296
ایل این جی	1,627	1,052	-575	-25.9
کیمیکل	3,822	4,045	223	-
کھاد	433	325	-108	-105
پلاسٹک کاسمان	948	1,119	171	341
دیگر کیمیکل	1,848	1,974	125	-
فرانچسورٹ	837	1,133	296	-
کار	261	465	204	-
مکمل سامانہ یونٹ	32	95	62	-
الگ الگ پرزے	229	370	144	-
ٹرک اور بس	129	179	51	-
طیارے اور جہاز	211	257	46	-
دھاتیں	2,073	2,291	218	-
فولاد کا اسکرپ	806	949	143	242
لوہا اور فولاد	763	859	95	215
غذا	2,567	3,905	1,339	-
چائے	229	286	57	78
پام آئل	842	1,112	269	63
گندم	0	661	661	-
شکر	2	127	125	134
ٹیکسٹائل	980	1,665	686	-
خام کپاس	87	532	445	495
مصنوعی ریشہ	273	320	48	164
مشینری	4,433	4,241	-192	-
بجلی سازی	650	821	170	-
برقی	1,192	640	-552	-
تعمیراتی	81	54	-27	-
موبائل فون	616	939	323	-
دیگر مشینری	1,185	1,083	-101	-
دیگر تمام ایشیا	1,921	1,796	-125	-
مجموعی درآمدات	23,195	24,454	1,259	-

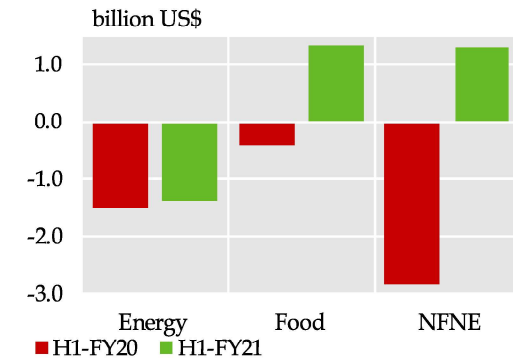
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پاکستان کو طلب اور رسد کا ملکی فرق دور کرنے اور ان کی ملکی قیمتیں مستحکم بنانے کے لیے گندم، شکر اور کپاس کی معقول مقداریں درآمد کرنی پڑیں۔ دوسری جانب، توتائی کی کم عالمی قیمتوں کی بنا پر، جو عالمی بینک کی انرجی پرائس انڈیکس کے مطابق مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کی نسبت 26.3 فیصد پست رہیں، پاکستان کی توتائی کی درآمدی مالیت قابو میں رہی حالانکہ اس کے درآمدی حجم میں تیزی سے اضافہ ہوا (شکل 5.25)۔

تجارتی خسارہ بڑھانے میں گندم، شکر، پام آئل، اور کپاس جیسی زرعی اشیائے اہم کردار ادا کیا

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں غذائی اشیاء کی درآمد 52.2 فیصد کی نمایاں شرح سے بڑھ کر 3.9 ارب ڈالر تک جا پہنچی جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 2.6 ارب ڈالر تھی۔ درآمدات بڑھنے میں اہم عنصر بلند درآمدی مقداریں تھیں تاہم پام آئل کے معاملے میں بلند عالمی قیمتوں سے درآمدی مالیت بڑھ گئی (جدول 5.6)۔

شکل 5.25: توتائی اور غیر توتائی درآمدات میں تبدیلیاں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

⁴⁵ ایف بی آر کے مطابق پاکستان کسٹم نے متعدد اجناس کی ناجائز درآمد کے خلاف کارروائی کی۔ چنانچہ جائز ذرائع سے درآمدات بڑھنے میں اس کا بھی کردار رہا ہو گا۔

(<https://www.fbr.gov.pk/fbr-achieves-highest-monthly-growth-in-december-during-juldec-2020/152791>).

⁴⁶ شکر، گندم اور پام آئل جیسی زرعی پیداوار کی جو درآمدی مالیت مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں رہی وہ گزشتہ پانچ سال کی پہلی ششماہیوں کی اوسط مالیت سے 131 فیصد زائد تھی۔

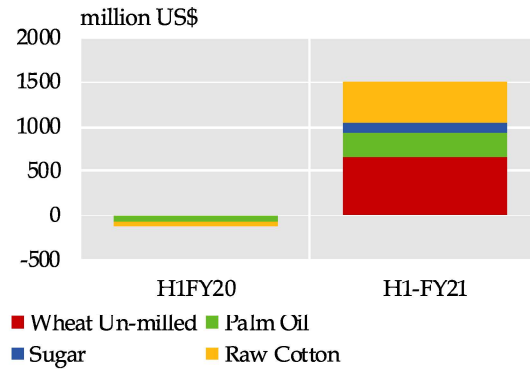
بے یقینی پھیل گئی جو گندم کی قلت اور اس کی قیمت بڑھنے پر متنبہ ہوئی۔⁴⁸ ملکی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لیے اور تزویراتی ذخائر جمع کرنے کے لیے حکومت نے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم درآمد کی۔ شکر کے معاملے میں بھی صورت حال مختلف نہ تھی، جہاں مالی سال 20ء کے دوران گنے کی فصل کم ہونے سے شکر کی ملکی پیداوار میں کمی آئی اور اس کی رسد سخت ہوئی۔ چنانچہ حکومت کو مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران شکر کے نرخوں میں غیر ضروری اضافے کو کنٹرول کرنے کے لیے اسے درآمد کرنا پڑا۔

پام آئل کی درآمدات میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اضافے کی پیشتر وجہ قیمت کا اثر تھا۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران پام آئل کی عالمی قیمتوں میں 33.3 فیصد اضافہ ہوا، اور اس میں طلب اور رسد دونوں پہلوؤں کے عوامل کا فرما رہے۔ رسدی پہلو سے، ایم وائی 21-2020ء کے دوران ملائیشیا میں پام آئل کی پیداوار ایک لاکھ میٹرک ٹن کم ہو گئی۔⁴⁹ طلبی پہلو سے بھارت نے خام پام آئل کی درآمد پر بنیادی کسٹم ڈیوٹی نومبر 2020ء میں 37.5 فیصد سے کم کر کے 27.5 فیصد کر دی تاکہ اپنے ہاں مہنگائی کا متوقع دباؤ کم کیا جائے۔⁵⁰ مزید برآں، جون 2020ء میں انڈونیشیا نے پام آئل کی برآمدی لیوی میں فی ٹن 5 ڈالر اضافہ کر دیا تھا۔⁵¹

نیز، پاکستان میں مالی سال 20ء کے دوران کپاس کی پیداوار 6.9 فیصد پست رہی جس کا سبب مون سون کی غیر معمولی بارشیں اور کیڑوں کے حملے تھے۔ مالی سال 21ء میں بھی صورت حال یہی رہی، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ کپاس کے زیر کاشت رقبے میں تقریباً 10 فیصد کی قابل ذکر کمی واقع ہوئی۔ تخمینوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 21ء میں کپاس کی پیداوار گذشتہ سال کی نسبت مزید 24.0 فیصد کم ہو سکتی ہے۔⁵² چونکہ پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات بڑھ رہی ہیں، کپاس کی ملکی کمی کو درآمدات بڑھا کر پورا کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ خام کپاس کی درآمد مالی سال 21ء کی پہلی

نیز، اہم زرعی اشیاء گندم، شکر، پام آئل اور کپاس کی درآمد بڑھنے سے پاکستان کی درآمدات میں 1.5 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ جہاں تک اثرات کا سوال ہے تو یہ اضافہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی مجموعی درآمدات میں ہونے والے سال بسال اضافے 1.3 ارب ڈالر سے بھی زائد ہے (شکل 5.26)۔

شکل 5.26: زرعی مصنوعات کی درآمدات کے اثرات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

پاکستان نے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 661 ملین ڈالر کی گندم اور 127 ملین ڈالر کی شکر درآمد کی۔ اس کے برعکس مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے 11.4 ملین ڈالر کی گندم اور 70.7 ملین ڈالر کی شکر درآمد کی تھی۔⁴⁷

گذشتہ سال خراب موسم اور کیڑوں اور ٹڈی دل کے حملوں کے نتیجے میں فصلوں کی پیداوار ہدف سے کم رہی جس کے سبب اس سال کپاس اور گندم منگوانا پڑی۔ دوسری جانب، رسدی زنجیر میں کچھ خلل آنے کے باعث گندم کی زائد درآمد ضروری ہو گئی تھی۔ اگرچہ گندم کی پیداوار مالی سال 20ء کے دوران 2.5 فیصد بڑھی تھی تاہم ہدف سے کم اس کی خریداری کی بنا پر تھوک اور خوردہ مارکیٹوں میں

⁴⁷ پاکستان نے مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 97.2 ملین ڈالر کی (461.3 ہزار میٹرک ٹن) گندم اور 74.9 ملین ڈالر کی (252.4 ہزار میٹرک ٹن) شکر درآمد کی تھی۔

⁴⁸ تفصیل کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء۔

⁴⁹ یو ایس ڈی اے رپورٹ نمبر ایم وائی 0014-2020، بتاریخ 17 دسمبر 2020ء۔

⁵⁰ بھارت خوردنی تیل کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے جو انڈونیشیا اور ملائیشیا سمیت مختلف ملکوں سے سالانہ تقریباً 15 ملین ٹن تیل درآمد کرتا ہے۔

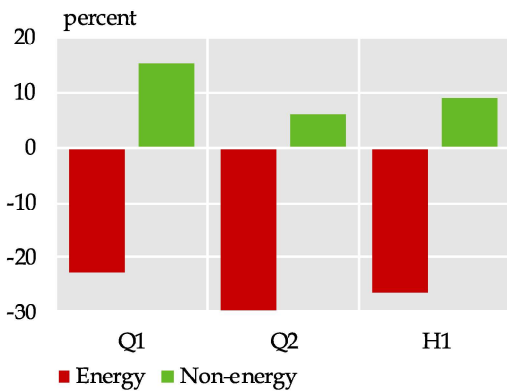
⁵¹ انڈونیشیا کی حکومت درآمدی ڈیول پر اپنا انحصار کم کرنے کی غرض سے باؤ ڈیول کے بطور ذریعہ ایندھن استعمال کو فروغ دے رہی ہے۔ اپنے اس مقصد کے لیے اُس نے خام پام آئل (سی پی او) لیوی نافذ کی۔

⁵² ماخذ: یو ایس ڈی اے رپورٹ نمبر پی کے 0014-2020، بتاریخ 2 دسمبر 2020ء۔

خام تیل اور گیس کی ملکی پیداوار مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سال بسال بالترتیب 6.6 فیصد اور 3.5 فیصد گر گئی، چنانچہ پاکستان کا درآمدی ایندھن پر انحصار زیر جائزہ عرصے کے دوران بڑھ گیا جو نہ صرف بجلی کی پیداوار بلکہ عام ٹرانسپورٹ جیسی دیگر اقتصادی سرگرمیوں کے لیے بھی تھا (جدول 5.7)۔

بجلی کی پیداوار مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.4 فیصد بڑھ گئی۔ فرنس آئل اور آبی ذرائع سے بجلی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا (جدول 5.7)۔⁵³ بارشوں کی وجہ سے پانی کی بہتر دستیابی سے پن بجلی کی پیداوار بڑھ گئی، تاہم ملک کے جنوبی علاقے میں گیس سپلائی کے قحط نے فرنس آئل سے بجلی کی پیداوار کو

شکل 5.28: م س 21ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں سال بسال نمو



Source: The World Bank

ضروری بنادیا۔ چنانچہ حکومت نے جنوری 2019ء میں فرنس آئل سے بجلی بنانے پر جو پابندی لگائی تھی وہ ہٹائی جس سے فرنس آئل کی درآمدات بڑھ گئیں۔⁵⁴ مزید برآں، شمالی علاقوں میں سرد موسم کے علاوہ گیس کی ملکی پیداوار کم ہونے سے رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں ایل این جی کی درآمدات بڑھ گئیں۔

اس کے علاوہ، اقتصادی سرگرمیاں بحال ہونے سے ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بھی فعالیت آئی۔ کئی عوامل جیسے برآمدات اور درآمدات کی بنا پر شپمنٹ میں اضافہ،

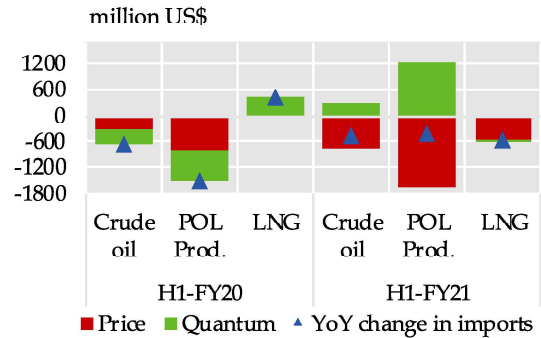
ششماہی میں 445 ملین ڈالر بڑھ گئی، جبکہ درآمدی حجم جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 50 ہزار میٹرک ٹن تھا، بڑھ کر 2 لاکھ 82 ہزار میٹرک ٹن ہو گیا۔

تیل کی پست قیمتوں کی بنا پر توانائی کی درآمدات کم رہیں

توانائی کی درآمدات مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 22.3 فیصد سال بسال کم ہو کر 4.8 ارب ڈالر رہ گئیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 19.9 فیصد کی واقع ہوئی تھی (شکل 5.27)۔ اگرچہ زیر جائزہ عرصے کے دوران تیل کا درآمدی حجم 23.5 فیصد بڑھ گیا تاہم اکائی قیمتوں میں تقریباً 37.1 فیصد کمی نے حجم بڑھنے کے اثرات کا بخوبی ازالہ کر دیا۔

شکل 5.27: توانائی کی درآمدات میں سال بسال فرق میں اکائی قیمت اور

مقداری اثرات کا حصہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کورونا کی وبا کے پھیلاؤ اور بڑی معیشتوں پر اس کے اثرات سے متعلق بے یقینی کے سبب توانائی کی بین الاقوامی قیمتیں گذشتہ سال کی نسبت پست سطح پر رہیں (شکل 5.28)۔ دوسری جانب، پاکستان میں اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی سے، جیسا کہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے اشاریے میں 8.2 فیصد کے سال بسال اضافے سے ظاہر ہے، توانائی کی مصنوعات کی طلب بڑھ گئی۔

⁵³ فرنس آئل کی درآمدات میں 531 ہزار میٹرک ٹن کا اضافہ ہوا جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران محض 38 ہزار ٹن درآمد کے مقابلے میں تقریباً 1400 فیصد زائد ہے۔

⁵⁴ دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پراسٹیت بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں باب 5۔

جدول 5.7: جولائی تا دسمبر بجلی سازی بلحاظ ایندھن *

م س 20ء	مالیت	م س 21ء	مالیت	سال بیک سال	مطلق فرق
فرنس آئل	2,491	-3,153	2,891	400	
ایل این جی *	13,853	167	14,754	902	
آبی	22,412	3,474	23,702	1,290	
کونڈ	12,704	4,751	12,702	-1	
قدرتی گیس	7,970	-3,211	7,027	-943	
جوہری	4,672	-802	4,330	-343	
دیگر	3,025	81	2,641	-384	
مجموعہ	66,467	1,308	68,047	1,580	

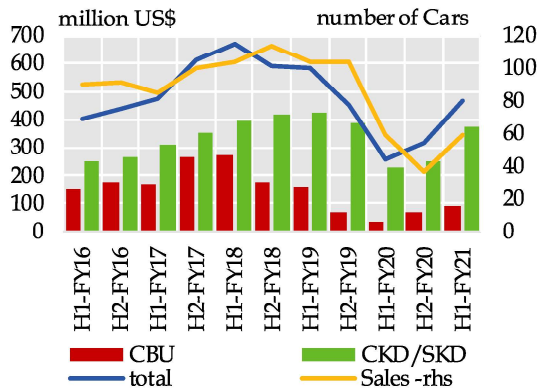
* ماسوائے کے الیکٹرک

ماخذ: نیپرا

کلی معاشی استحکام کے 2018ء میں کیے گئے اقدامات کی بنا پر کاروں کی درآمد مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی سے گر رہی تھی۔ زیادہ نمایاں کمی مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمد میں آئی، تاہم پاکستان میں کاروں کی مجموعی درآمدات میں الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ شکل میں کاروں کی درآمد مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 88 فیصد ہو گئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گاڑیوں کے شعبے میں اضافہ قدر کی طرف کچھ پیش رفت ہوئی ہے (شکل 5.29)۔ تاہم مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران دونوں طرح کی یعنی مکمل ساختہ یونٹ اور الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ شکل میں کاروں کی درآمد معکوس ہو گئی، اور اضافہ دیکھا گیا۔ کاروں کی مجموعی درآمد میں الگ الگ پوزوں کی شکل میں درآمد کا تناسب گر کر 80 فیصد رہ گیا۔

اگرچہ اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ اہم سبب ہے، تاہم ملکی مارکیٹ میں بعض نئی اقسام کی آمدنے دونوں زمروں میں کاروں کی درآمد بڑھانے میں معاونت کی ہوگی۔ پاکستان میں نئے کار ساز اداروں کو آٹو پالیسی 21-2016ء کے تحت رعایتی ڈیوٹی پر 100 یونٹ درآمد کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔

شکل 5.29: پاکستان میں کاروں کی درآمدات اور فروخت



Source: Pakistan Bureau of Statistics

تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافہ،⁵⁵ اور بھاری اور ہلکی گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ، ٹرانسپورٹ کے ایندھن کی طلب میں نمایاں اضافے کا سبب بنے۔⁵⁶ ملکی ریفرنسز میں کی پیٹرولیم مصنوعات میں واجبی اضافہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں ایندھن کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھا۔ چنانچہ ٹرانسپورٹ کے ایندھن کی درآمدات ناگزیر ہو گئیں۔⁵⁷

کاروں کی درآمدات میں معکوس رجحان

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 296 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا جس میں سے 204 ملین ڈالر کی کاریں درآمد ہوئیں۔ مکمل ساختہ یونٹ اور الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ شکل میں کٹس کی درآمدات مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 465 ملین ڈالر تک جا پہنچی جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کی 261 ملین ڈالر سے زائد ہے۔

⁵⁵ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سینٹ کی پیداوار میں سال بیک سال 3.9 ملین ٹن کا اضافہ ہوا۔

⁵⁶ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاروں، اور دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں کی فروخت میں سال بیک سال 13.4 فیصد اور 18.9 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: پی اے ایم اے)۔

⁵⁷ ریفرنسز میں کی پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 5.0 فیصد بڑھ گئی۔ ان میں سے پیٹرول اور ڈیزل کی پیداوار زیر جائزہ عرصے میں سال بیک سال بالترتیب 16.1 فیصد اور 7.2 فیصد بڑھی۔

مشینری کی درآمدی پیک سے منسلک بجلی کے منصوبوں پر جاری کام کی بنا پر بڑھ گئی، جبکہ موبائل فون کی درآمدات متعدد عوامل کی بنا پر بڑھی۔ ممکن ہے کہ ٹیکسوں میں کمی کا طلب بڑھانے میں کچھ حصہ ہو، تاہم ملازمین کو گھر سے کام کرانے کے انتظامات اور⁵⁸ تعلیمی اداروں کی طرف سے فاصلاتی تعلیم کا طریقہ اختیار کیے جانے نے بھی موبائل فون کی درآمدی طلب بڑھانے میں ممکنہ طور پر اہم کردار ادا کیا۔

اہم بات یہ ہے کہ تعمیرات اور گاڑیوں کے شعبوں میں سرگرمی بحال ہونے کے نتیجے میں لوہے، فولاد اور فولادی اسکرپ کی درآمد میں اضافہ ہوا ہے، اور درآمدی حجم بڑھنے کے اثرات پست اکائی قیمتوں کی بنا پر نمایاں طور پر زائل ہو گئے ہیں۔

بجلی ساز مشینری اور موبائل فون (دونوں مشینری گروپ سے) کی درآمدات میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمایاں اضافہ ہوا۔ بجلی پیدا کرنے والی

⁵⁸ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پرائیٹ پبلیک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ۔